# قصیدہ غوثیہ

## مع خواص و برکات

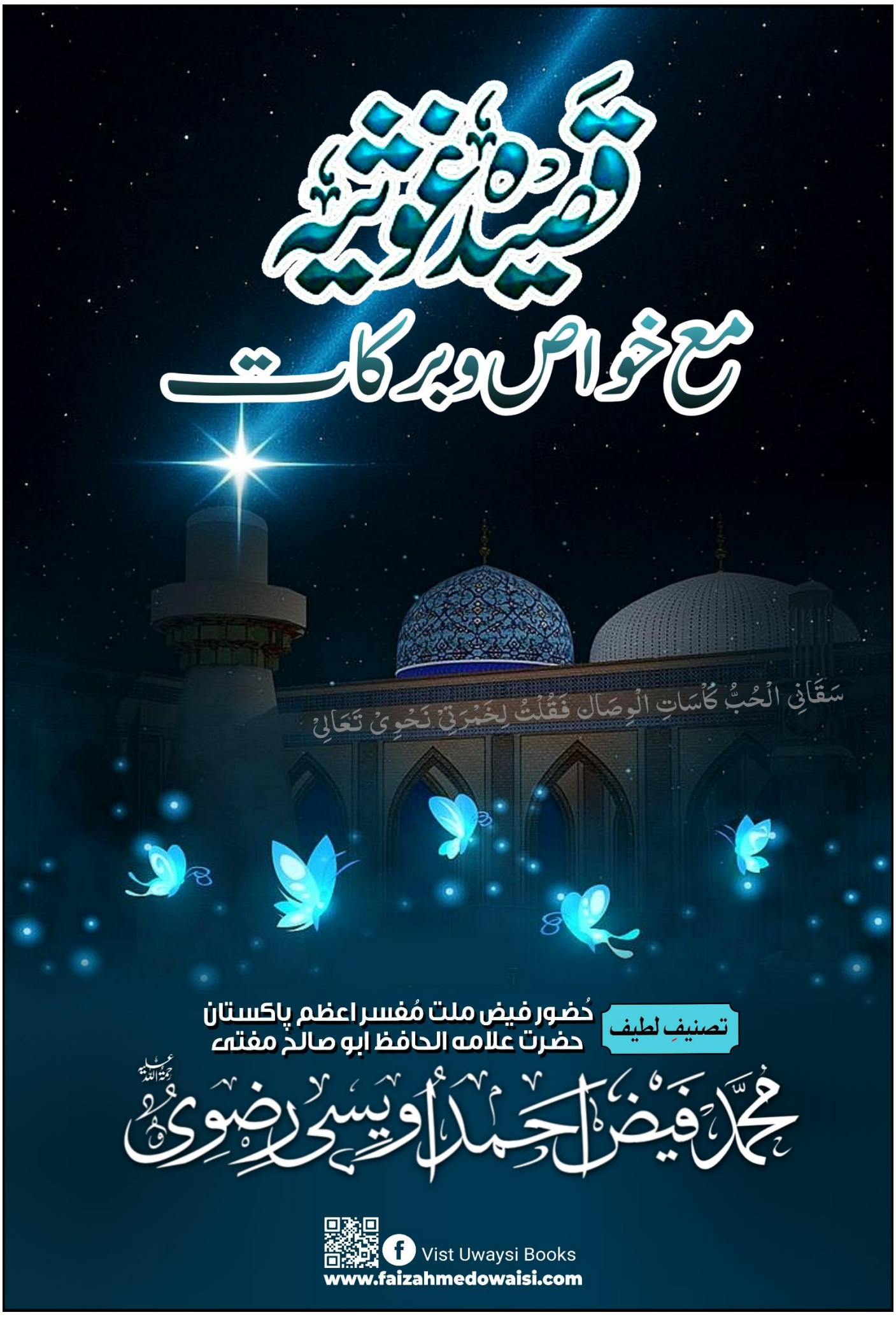


تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

## محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Vist Uwaysi Books
www.faizahmedowaisi.com

# پہچان اُویسی
## فارسی زبان میں منظوم واقعہ

گویم سختیں حق آن خالقِ ارض و سما
پہلے اللہ کی تعریف کرتا ہوں کہ وہ زمین و آسمان کا خالق ہے

قیوم قادر طلب را مقتدر اہل طلب را رہنما
قیوم اور قادر اور مقتدر ہے، طالبان حق کا رہنما ہے

زاں پس درود مصطفیٰ گویم بصد صدق صفا
اس کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود عرض کرتا ہوں بصد صدق و صفا

فخر الرسل خیر الوریٰ ہادی سُبل نور الہدی
آپ رسولوں کے فخر اور تمام کائنات سے افضل اور سیدھے راہوں کے ہادی و ہدایت کے نور ہیں

بر آل بر اصحاب او بر جملہ احباب او
آپ کی آل و اصحاب پر اور جملہ احباب پر

بر دا خلان باب او گویم ز جان و دل ثنا
ان کے دروازہ اقدس پر پڑے ہوؤں پر درود ہو، جان و دل سے اس کی تعریف کرتا ہوں

مدح جناب محی الدین آں غوث اعظم بالیقیں
جناب محی الدین کی مدح کرتا ہوں ، آپ یقینا غوث اعظم ہیں

محبوب رب العالمیں تن را تواں جان را جلا
اور اللہ تعالیٰ کے محبوب اور عاجزوں کا سہارا اور جان کی روشنی ہیں

دادش خدا قرب آن چناں کس نیست یا رائے بیاں
اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا قرب عطا فرمایا ہے کہ کسی کو بیان کرنے کی طاقت نہیں

پائے شریفش را مکاں بر گردن کل اولیاء
اس بلند مرتبہ کا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے

باشد کرامت پائے او چوں معجزاتِ مصطفی
ان کی کرامتیں سرورِ انبیاء ﷺ کے معجزات کی طرح بیشمار ہیں

خارج از حد بیروں زِعد حدش ندا ندجز خدا
جس کی نہ کوئی حد ہے نہ شمار سوائے اللہ تعالی کے کسی کو علم نہیں

مشتے ازاں خروار با یکدانہ انبار ھا
مشتے نمونہ خروار اور اس انبار سے ایک دانہ

سر ازاں اسرار با ظاہر بسازم برملا
اس اسرار سے صرف ایک راز میں بر ملا ظاہر کرتا ہوں

روزے بطور خوشدلی آں پیشوائے ہر ولی
کہ ایک دن بطور خوشی وہ ہر ولی کے پیشوا

بہر تفرج شد خلی از طرف صحرائے فضا
سیر کی خاطر جنگل کی طرف کھلے میدان میں نکلے

ناگہ گذشتہ سیر ساحل بحرنکو
اچانک آپ کی سیر کا گذر ایک عجیب دریا کے کنارے پر ہوا

یک پیر زن شزد روبرو نالہ گریہ باو با
کہ جس پر ایک بڑھیا روٹی چلاتی، زاری کرتے ہوئے حاضر ہوئی

قدس کماں زہ از عصا تیرش زآہ جانگزا
اُس کا قد کمان اور اس کا وہ عصا اُس کا تیر آہِ جانگز اتھی

اشکش رواں چوں سیلہا لرزاں و لغزاں دست و پا
سیلاب کی طرح سے آنسو جاری تھے اور ہاتھ پاؤں کو لرزہ تھا

پرسید پیرش از کرم از باعث آں درد و غم
اس بوڑھی سے مہر بانی فرما کر درد و غم کا موجب پوچھا

او خواند حرفے پُر الم از دفتر آں ماجرا
اس نے اپنے ماجرا کے دفتر کے ایک پُر درد بیان کرتے ہوئے

گفتا کہ از باغِ جہاں یک داشتم سرور واں
کہا کہ بانی جہاں سے مجھے سرور واں نصیب تھا

یعنی کہ فرزند جواں بودہ ست پیری عصا
یعنی نو جوان بیٹا جو کہ بڑھاپے میں میرا سہارا تھا

تابندہ و فرخندہ خو خوشبو سیر چوں نافہ جو
نہایت حسین اور مبارک عادت، بہترین خصلتوں والا

یک جلوہ دیدار او صد درد مند اں را دوا
اس کے دیدار کا ایک جلوہ دردمندوں کی دوا تھا

جود و جمالش آئیے حسن سخائش غایئے
اس کی سخاوت اور جمال اللہ تعالیٰ کی آیت تھی اور نہایت حسین اور سخی مشہور لوگ اس کے مشتاق رہتے تھے اور پھر محتاجوں کا کیا پوچھنا

مشتاق او ذوایتے محتاج او ابل بوا
از خون و دل دام لبن جاں داد مش بر جان و تن
فارغ نزد یکدم زدن در خد متش صبح و مشاء
دندان چون شد دانه خا کردم ز شیر او را جدا
ہر چیز کم داده خدا کردم ز شیر او را جدا
چو دیده کردم پرورش نادید بادادم خورش
مندیل زرین برسرش نعلین سیمیں زیر پا
زر بفت چیں خرختن دیبا با غلام طلاء
بودم بردیش شادماں داخل بسلک بیغماں
یادم نه در روز و شباں جز شغل آں راحت فزا
چوں شد بقوت بال او حیراں جہاں برحال او
شیر زیاں پامال او همدست شد با اژدها
گفتم بدل از بند او بینم رخ فرزند او
دادم ازاں پیوند او باخاندانِ ذو العلاء
رسم شگوں خود ساخته اسباب پرداخته
قصر سرور افراخته کردم بر آتش را بنا
گشته برات او رواں باکر فر خرواں
آلات شادی درمیاں دف دف و دہل قرناؤنا
دادم بسے ہمراہ را یکسر گداؤ شاہ را
چوں قطع کردم راہ را آسودم از رنج عنا
آن طرف ثانی یک طرف در ہا کشادند از صدف
دادند سیم و زر بکف کردند مہماں را عطا
کردند حاضر اطعمه شیریں و شوریں از ہمه
شاہی کباب کورمه حلوائے چیں رومی پلاء
شیریں برنج انبار با حلوه ؤ ناں خلوا رہا
بادام و شکر بارہا خمہائے ز اچار وابا
دادہ جہاز آن ذوالقدر زیور فزوں آوند زر
صد نافۂ مشکِ تتر صد نیفۂ ثوب صفا
داہاں غلام ماہ وش دیگر نفائس بے بہا
گشتیم ز آنجار بگویں باصد ہوس با صدر جا
در کشتی این بحرِ خوں آمد برات از بخت دوں

دل کے خون سے میں نے اسے دودھ دیا اس کی جان و تن پر میں نے جان دی
اس کی تربیت سے ایک لحظ بھی فارغ نہ تھی بلکہ اس کی حد متیں شام وسحر حاضر باش تھی
اس کے دانت جب پیدا ہوئے تو میں نے اسے دودھ سے دور کیا
جو شے اللہ تعالی نے مجھے دی اس کی غذا پر میں نے صرف کر دی
آنکھ کی طرح اس کی پرورش کی نایاب چیزوں کی خوراک دی
اس کے جسم کی پوشاک اعلیٰ قسم کی جوتی تھی
چینی زربفت اور ریشمی تاج تھا جس پر طلائی نقش منقوش تھے
اس کے منہ سے بہت مسرور تھی بیغم لوگوں کی جماعت میں رہتی تھی
ہر دن رات مجھے اس کے شغل میں بسر ہوتا تھا
جب اس کے بال جمے تو اس پر لوگ بڑے حیران تھے
مست شیر بھی اس کے آگے عاجز تھے اژدہائی طاقت رکھتا تھا
خیال آیا کہ کہیں اس کا بیاں کروں تا کہ اس کی اولاد اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں
چنانچہ اس کا عقد و نکاح ایک عالی قدر خاندان میں ہو گیا
شادی کے رسوم تیار ہونے لگے تمام اسباب تیار ہونے لگے
ایک مکان عالیشان تیار ہوا شاید آگ پر اس کی بنا ہوئی
اب بارات روانہ ہو پڑی شاہوں کے کروفر کی طرح
شادی کے اسباب کے ساتھ دف و دہل قرنا کے وغیرہ
اس کے ساتھ بہت لوگوں کو بھیجا جس میں بہت امیر و غریب تھے
جب سفر طے ہو گیا رنج و تکالیف دور ہوئی
دوسری طرف والوں نے صدف سے موتی کھولے
بہت سیم و زرعنایت ہوئے مہمانوں کو
طعام حاضر ہوئے نمکین وشیریں
شاہی کباب اور قورمہ اور چینی حلوائے اور رومی پلاؤ
میٹھے چاول بہت حلوہ پوری کا تو حساب ہی نہ تھا
کھانڈ و با دام کثیر تھے اچار چٹنیوں کے خم پرخم تھے
اس ذی قدر نے اپنی لڑکی کو جہیز دیا زیور بیشمار اور سونے کے برتن
تاتار کے مشک کے کئی ڈبے قسم قسم کے کپڑے
بے شمار حسین غلام علاوہ ازیں دیگر نفیس اشیاء بے بہا
ہم وہاں سے روانہ ہوئے بڑی خوشی اور بلند امیدوں کے ساتھ
اس خونی دریا میں کشتی میں سوار ہو کر بارات داخل ہو گئی
کشتی الٹی تو تمام طوفان میں غرق ہو گئے

کشتی چوں گردوں شد نگوں شد غرق طوفان فنا
دریا میں ڈوب گئے گویا وہ تھے ہی نہیں

کشتند دریا دریا نہاں گویا نہ بودہ گاہ بقا
دولہا دلہن سمیت ہمراہی بھی سارے اچانک دیکھتے ہی دیکھتے ڈوب گئے

نوشہ عروس و ہمرہاں در طُرفۃ العین ناگہاں
ان تمام میں سے صرف میں رہ گئی ہوں جیسے ریوڑ سے ایک بھیڑ بچ جائے

یک من بماندم زاں ہمہ میشے نشاں از رمہ
اب ہر لحظہ میری زبان پر ہیہات اور واویلا ہے

ورد زبانم ہر دمہ ہیہات واویلا ؤ وا
اس زندگی میں درد اور زخم نصیب ہوئے ، غم کے بوجھ سے میری پشت ٹیڑھی ہو گئی

زیں زندگی زخم از بار غم شد پشت خم
یہ دکھ روز بروز بڑھ رہے ہیں کم نہیں ہو رہے، بس سوز ہے گداز ہے جان کو گُلانے والا غم

ہر دم شود افزوں نہ کم سوز و گداز جانگزا
بارہ سال ہوئے کہ میرے خرمن میں چنگاری پڑی ہے

شد سالہا اثنا عشر کا فتادہ در خرمن شر
رات دن شور و شر میں ہوں ایک لحظہ بھی غم سے جدائی نہیں

روز و شبم در شور و شر یکدم نیم از غم جدا
وہ بادشاہ کہ جس کا حکم بھی کُن کا حکم رکھتا ہے اُس نے جب کانوں سے یہ کہانی سنی

آں شاہ کہ حکمش بود کُن درگوش کرد ایں سخن
بڑھیا کے قصے سے ان کے دریا نے جوش مارا

از قصہ زالِ کہن زر جوش دریائے عطا
فرمایا کہ اے بڑھیا! غمخوردہ غم کے جنگل کی آوارہ

گفتا کہ اے غمخوارۂ در دشتِ غم آوارۂ
تیرے لئے چارہ کرتا ہوں اللہ سے تیرے لئے دعا مانگتا ہوں

سازم با ایت چارۂ خواہم ز حق بہرت دعا
تا کہ تیرا بیٹا زندہ ہو جائے اور تیرا چھپا ہوا بیٹا ظاہر ہو جائے

تا زندہ گرد دپور تو ظاہر شود مستور تو
اور تیری مشکل آسان ہو جائے آسمان والے رب کی قدرت سے

آساں شود معسور تو از قدرت رب السماء
پھر اللہ والوں کا پیشوا اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوا

پس پیر پیران خدا در سجدہ شد پیش خدا
نہایت عجز زاری اور آہ و فغاں کی آپ کی ہمت سے مشکل حل ہوئی

با عجز زاری و بکا شد ہمتش مشکل کشا
ہر ایک ریزہ ریزہ شدہ انسان کو اپنے فضل و کرم سے زندہ کر دے

ہر جز جزا شتات را در از قفل خود زندہ نما
آپ ابھی سربسجدہ تھے کہ غرق ہونے والی جگہ سے فریاد آئی

سر بد بسجدہ ہمچناں کز جائے غرق آمد فغاں
مردوں اور عورتوں سے کشتی بھر پور تھی پانی پر ظاہر ہوئی

کشتی پُر ازمرداں زنان پیدا شدہ برروئے مامردوں
تمام کشتی والوں کا صحیح سالم ہو کر کنارے پر بے خطر گذر ہوا

شد اھل کشتی گذر سالم بساحل بے خطر
دریا کے غرقابہ سے بے خطر اس رونق اور کروفر میں

در غرق مردن بے خطر با آں جلوہا آں جلا
دولہا اسی تاج و کمر سے اور ہاتھ میں تیغ و سپر تھی

نوشہ بازاں تاج و کمر در دست او تیغ و سپر
اپنی دلہن کے ساتھ حجلہ میں بیٹھا ہوا اور ان کے سامنے نوکر خدمت میں کھڑے تھے

با نونشستہ حجلہ ور پیشش پرستاران بپا
قوال اور میراثی بدستور غزل سرا تھے نقلی بدستور نقل کر رہا تھا

قوال و مطرب بذلہ گو نقال ور نقل نکو
گھڑے سے خماری ریز تھے دوستوں کو دیکھا

خمار می ریز از سبو یارانِ بدید در ہو وبا
ماں بیٹے جمع ہوئے غم دل سے بھاگ نکلے

مادر پسر شد مجتمع غمہاز دل شد منقطع
اس قصہ کو سننے والے ہر مرد عورت سننے والے ہوئے

این قصہ شد مستمع ہر کس ز ذکران و نساء
جب یہ کرامت ظاہر ہوئی تو بہت کافر مسلمان ہو گئے

ظاہر چوں شد طرفہ سر بسیار منکر شد مقر
کافر ذلیل ہوئے اہلِ ایمان کو بلندی نصیب ہوئی

گشتند کافر منکسر شد مومنا فرا اعتلاء
جب کرامت ظاہر ہو گئی تو مخلوق کے عقائد راسخ ہوئے

چوں کرامت شد مبیں شد خلق را راسخ یقیں
کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے حشر و نشر اور جزا پر

بر وعدہ رب العالمین بر حشر و نشر و جزا
اے غوثِ اعظم عالی قدر آپ ہیں جن و بشر کے قبلہ

اے محی الدین عالی قدر روی قبلہ جن و بشر
اس غلام کی طرف نظر کرم ہو عطا و الطاف سے

سوئے غلام خود نگر از راہِ الطاف و عطا
میں بھی برائی کے دریا میں غرق ہوں خودی کی آگ میں جل رہا ہوں

غرقم بدریائے بدی حرقم بینران خودی
اے میرے سہارے مجھے سہارا دیجئے خواہشات نفسانی کی موجوں سے نکالئے

یا ملتجائی خذ یدی اخرج من امواج الہوا
شیطان نے مغلوب کر دیا ہے اور نیکی کی راہ سے گمراہ کر دیا ہے

شیطان نمودہ اشتلم از راہ نیکی کردہ گم
غفلت سے مجھے پیالہ پلا دیا ہے خطا میں بدمست بنا دیا ہے

از غفلتم نوشاند خم کر دست سر مست و خطا
نفس سرکشی میں ہے، بخل میں ہے ، حرص میں ہے، زرکشی کے خیال میں ہے

نفس است اندر سرکشی در بخل و حرص زرکشی
اس ذی قدر نے اپنی لڑکی کو جہیز دیا زیور بیشمار اور سونے کے برتن

دادہ جہاز آں ذوالقدر زیور فزوں آوند زر
غیر اللہ کی جانب خوشی میں ہے ہمیشہ ماسوائے کی پھانسی میں ہے

دارد بغیر حق خوشی دائم بدام ما سوائے
اے میرے مرشد میری فریاد سنیئے

اے صاحبِ ارشادِ من در گوش کُن فریاد من
نفس و شیطان سے مجھے بچایئے میرے درد کا علاج فرمایئے

میخواہ از ایشاں داد من در دم را درماں نما
میر القب قصوری ہے ہمیشہ باادب حضوری میں ہوں

بستم قصوری در لقب سازم حضوری با ادب
شاہوں کے فیض سے کچھ بعید ہے جو کہ مسکین و گدا پر بخشش فرما دیں۔[21]

ازفیض شاہاں کے عجب بخشش بمسکین و گدا

## منقبت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

از فکر: مفسر قرآن سیدہ بی بی رقیہ محمود کاظمیہ حویلیاں شریف، ایبٹ آباد والدہ معظمہ حضرت قبلہ پیر سید محمد عارف شاہ صاحب

جس دل میں ہے پیار و کچھ پیار غوث اعظم — رہتی ہے اس کے گھر میں سرکار غوث اعظم
بغداد کے مسیحا میرے وہی ہیں آقا — ہر ہر ولی کے افسر سرکار غوث اعظم
سینے سے جب لگایا اس کو ولی بنایا — آیا جو چور بن کر سرکار غوث اعظم
ہر ہر ولی کی گردن تیری بنی ہے منبر — قدم تیرا سب کے اوپر سرکار غوث اعظم
یہ بات ہے ادب کی قصے ہیں عشق والے — چرچا ہے تیرا گھر گھر سرکار غوث اعظم
گردن پہ میری تیرا مبارک قدم ہے کیونکر؟ — ہو جائے جادو جس پر سرکار غوث اعظم
اے میرے غوث اعظم رقیہ کی یہ تمنّا — زندہ رہے یہ مر کر سرکار غوث اعظم

**نوٹ**: یہ اکتالیس(۴۱) اشعار پر مشتمل استغاثہ کے عنوان سے قبلہ امی جان کا کلام ہے۔ یہ صرف سات(۰۷) اشعار حاضر ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک خاص موقع پر کسی نے کہا کہ آپ کے اہل و عیال پر نظر لگا کر جادو کر گیا ہے، تو اس پر قبلہ امی جان نے یہ طویل منقبت لکھی۔ الحمدللہ اس کی برکت سے جادو کا وہ اثر

[21] ) غوث اعظم، برخوردار ملتانی، ص277 تا229، صابریہ کتب خانہ ملتان

ختم ہو گیا اور جادو کرنے والا شخص اس منقبت کے لکھنے کے چند روز بعد وفات پا گیا۔ یہ بھی اس دور میں غوث پاک کی اپنے غلاموں پر خصوصی عنایت ہے اور آپ کی کرامت ہے۔

فقط: ناچیز عارف

## استدلال از حدیث شریف

یہ مُبارَک حَدیثِ شَریف "العُلَماءُ وَرَثَةُ الأَنبِياءِ"[22] زَبان زَدِ عوام (لوگوں کی زُبان پر عام) ہے، بَلکہ مُخالِفین بھی اِسے بطورِ فَخر و ناز (اعزاز و فخر) کے پڑھا کرتے ہیں۔ ایک دُوسری حَدیث میں آیا ہے: "عُلَماءُ أُمَّتی كَأَنبِياءِ بَنی إِسرَائِيل"[23]

یہ حدیث بھی بعض علماء فخراً سنایا کرتے ہیں۔ اب دونوں حدیثوں کے معنی ذہن میں رکھ کر گزشتہ پیغمبروں، بالخصوص بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کے کمالات (بلندیوں) اور معجزات کا مطالعہ فرمایئے، اور پھر علماء یعنی اولیائے کرام کے کمالات و کرامات کا اندازہ لگایئے، بالخصوص حضور غوث پاک جو اولیائے امّت مصطفی ﷺ کے سردار اور شہنشاہ ہیں۔ پھر مزید آسانی کے لیے بتادوں کہ دیگر انبیاء سے ایک طرف، اور ادھر حضرت حزقیل علیہ السلام (جنہیں ذوالکفل علیہ السلام کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے) کے قصہ مبارک کو سامنے رکھ کر غوثِ پاک محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، شہبازِ لامکانی، قندیلِ نورانی، السید الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعہ کو دیکھئے۔ حرف بحرف (لفظ بہ لفظ) ہو بہو ایک ہی طرح کا واقعہ لگتا ہے، جس سے ان علماء جلالت تاب (بزرگی اور شان والے علماء) کی شان کا پتہ چلتا ہے جنہیں ہم اولیائے کرام کے لقب سے پکارتے ہیں، اور اس مشاہدہ کی تصدیق ہو جاتی ہے۔

میں حیران ہوتا ہوں کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو قادر قدیر کی قدرت کے مظہر سیدنا غوث اعظم کی کرامت کے ماننے میں، انہیں کون سی چیز مانع ہے، جبکہ ہم بارہا کہہ چکے ہیں اور کہتے ہیں کہ ڈوبا ہوا بیڑا قادر قدیر نے باہر نکالا، یہ قدرتِ ربِّ جلیل ہے اور دعا غوث پاک کی، اور اللہ تعالیٰ کی قدرت اس سے بھی بہت زائد ہے۔ لیکن ؎

خدا جب عقل لیتا ہے — حماقت آ ہی جاتی ہے

سیّدی سرکار مولانا روم فرماتے ہیں:

چوں خدا خواهد كه پرده كسی درد — ميلش اندر پاكاں را طعنه زند

**ترجمہ:** اللہ کریم جب کسی شخص کو ننگا کر کے دنیا میں ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس بندے کے دل میں پاک لوگوں کے خلاف خیالات آنے شروع ہو جاتے ہیں اور بزرگوں پر طعنہ زنی شروع کر دیتا ہے۔

مزید تفصیل فقیر کی کتاب "غوث اعظم اور بڑھیا کا بیڑا" میں پڑھ لیجئے۔

---

22 ) ترجمہ: انبیاء کے وارث علماء ہیں۔ سنن ابی داود، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، 58/4، رقم الحدیث 1364، دار الکتب العلمیة بیروت

23 ) ترجمہ: میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔ المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد السادس، آيات من التنزيل في تعظيم قدره صلى الله عليه وسلم النوع الأول: تعظيم قدره صلى الله تعالى عليه وآله وسلم، 141/3، المكتب الاسلامي بيروت

**گیارھویں شریف:** یہ موضوع بھی حضور غوث اعظم کے لئے جزوِلازم(لازمی حصہ) ہو گیا ہے، بلکہ اہلِ حق کی علامت ہے۔ فقیر کی کتاب "التحقیق الاَنعم فی عرسِ الغوثِ الاعظم" میں تحقیق و تفصیل موجود ہے۔ یہاں صرف اتنا عرض ہے کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں شریف کی مبارک تقریب صرف دورِ حاضر ہی میں مروّج نہیں بلکہ اس کا اہتمام عرصہ دراز سے بزرگانِ دین علیہم الرحمہ کرتے آئے ہیں، جس کی شہادت ہندوستان میں سب سے پہلے علمِ حدیث کی اشاعت کرنے والے محدث شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ دیتے ہیں۔

بیشک ہمارے ملک ہندوستان میں آج کل عرسِ پاکِ غوث اعظم یعنی گیارہویں شریف کی گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے۔ اسی طرح ہمارے شیخ ابوالمعالی سید شیخ معالی موسیٰ الحسینی نے نقل کرکے لکھا ہے کہ شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ کے استاد اور پیر امام عبدالوہاب متقی مکی علیہ الرحمہ بھی اسی تاریخ کو گیارہویں شریف کا ختم دلایا کرتے تھے، اور ان کے مشائخ بھی۔[24]

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ، جو کُل ہندوپاک کے علما کے حدیث کے استاد ہیں، گیارہویں شریف کے سرکاری طور پر منائے جانے کا ثبوت پیش فرماتے ہیں۔ حضرت غوث اعظم کے روضہ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ اور شہر کے اکابرین جمع ہوتے، نمازِ عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور حضور غوث اعظم کی مدح میں قصائد اور منقبت پڑھتے۔ مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے ارد گرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکرِ جہر (بلند آواز سے ذکر) کرتے۔ اس حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت (روحانی وجد و سرور) طاری ہو جاتی۔ اس کے بعد طعام و شیرینی (کھانا اور میٹھا) جو نیاز تیار کی ہوتی، تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہو جاتے۔[25]

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی کتاب "کلمات طیبات" میں مکتوباتِ مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمہ کے ایک مکتوب میں ہے کہ حضرت مرزا مظہر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مراقبہ (روحانی توجہ و خاموش ذکر) میں ہیں، اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبندی دوزانو بیٹھے ہیں اور حضرت عبید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ پھر یہ سب حضرات کھڑے ہو گئے اور چل دیے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ پھر مجھے کسی نے بتایا کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے استقبال کے لیے جا رہے ہیں۔

پس حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش (سادہ چادر اوڑھے ہوئے)، سر اور پاؤں سے برہنہ (ننگے) شخص تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ نہایت عزت و عظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اویس قرنی علیہم الرحمہ ہیں۔ پھر ایک حجرہ ظاہر ہوا جو نہایت صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام باکمال لوگ اس میں داخل ہو گئے۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا: **"امروز عرس غوث الثقلین است، بتقریبِ عرس تشریف بروند"** یعنی آج حضرت غوث الثقلین کا عرس و گیارہویں شریف ہے، عرسِ پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں۔[26]

---

[24] )الاعمال الماثورة في الايام المشهورة ترجمه ماثبت بالسنة باقي الايام والسنة ،الاعمال تذييل في ذكر نبذة من احوال شهر ربيع الآخر ، ص 167 ، مطبع مجتبائی دهلی

[25] )ملفوظات عزیزی، ص 62 ، در مطبع مجتبائی میرٹھ هند

[26] )کلمات طیبات ، ملفوظات حضرت ایشاں، ص 79 تا 80، مطبع مطلع العلوم مراد آباد، هند

اِسی طرح اورنگزیب عالمگیر علیہ الرَّحمہ کے اُستاد ملا جیون کے صاحبزادے نے "وَجیزُ الصِّراط" میں، علامہ غلام سرور لاہوری علیہ الرَّحمہ نے "خَزینۃُ الأصفیاء" کے صفحہ ۹۹، ۱۰۰ میں، داراشکوہ نے "سفینۃُ الأولیاء" میں، شیخ عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرَّحمہ نے "أخبارُ الأخیار، صفحہ ۲۴ میں، حضرت شاہ اَبوالمعالی علیہ الرَّحمہ نے "تُحفہ قادِریہ" میں، آپ کے عُرسِ پاک گیارہویں شریف کے انعقاد (منعقد کرنے) کے جواز (جائز ہونے) کے متعلق لکھا ہے۔ گیارہویں شریف کے انعقاد کے مخالف حضرات کے جَیِّد (بڑے اور ممتاز) عُلماء (بَرَعمِ خُود) کے شیخ اور مُرشِد حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی کا فیصلہ درج کیا جاتا ہے، ملاحظہ فرما کر حق و باطل (سچ اور جھوٹ) کا موازنہ فرمایئے:

پس یہ ہیئتِ مُروَجہ (رائج طریقہ) ایصال کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں، اور گیارہویں حضرت غوثِ پاک قدّس سرّہ کی دسواں، بیسواں، چہلم، ششماہی، سالانہ وغیرہ، اور توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق دہلوی رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہم، اور سہ ماہی حضرت شاہ بوعلی قلندر، اور حلوائے شبِ بَرات اور دیگر طریقِ ایصالِ ثواب (ثواب پہنچانے کے طریقے) اسی قاعدے (اصول) پر مبنی ہیں۔[27]

معلوم ہوا کہ گیارہویں دورِ حاضرہ (موجودہ زمانے) کی ایجاد نہیں بلکہ اَسلاف (پہلے گزرے ہوئے بزرگوں) کا طریقہ ہے، اور اَسلاف کے طریقہ پر عمل کرنا حدیثِ شریف کے مطابق ہے۔

**تشریح حدیثِ مذکور:** گیارہویں شریف کے اِستِحسان (پسندیدگی و قبولیت) پر جُملہ عالمِ اسلام (تمام مسلم دنیا) متفق ہیں۔ تجربہ شاہد (عملاً ثابت) ہے کہ جس ملک میں جائیں، وہاں اگر اسلام ہے تو غوثِ جیلانی کا نام لیوا (ذکر کرنے والا، محب) بھی وہاں ضرور ہے، اور غوثِ اعظم رضیَ اللہ عنہ کا نام لیوا آپ کا ایصالِ ثواب بھی ضرور کرتا ہوگا، جسے ہم گیارہویں شریف کے نام سے موسوم (نامزد و معروف) کرتے ہیں۔ ہم تو اپنے ملک میں دیکھتے ہیں کہ گیارہویں کے دن بازاروں میں دودھ کم مِلتا ہے، صرف اس لیے کہ دودھ والے گیارہویں شریف میں دودھ خَیرات (اللہ کے لیے مفت تقسیم) کرتے ہیں، بیچتے نہیں۔

غوثِ اعظم رضیَ اللہ عنہ کو پیرانِ پیر (بزرگوں کے بھی بزرگ، سردارِ اولیاء) مانا اور سمجھا جاتا ہے، وہ اسی لیے کہ آپ نے اپنے زمانے میں دین کو زندہ کیا اور عالمِ دنیا میں اپنے خُلفاء (شاگرد و نمائندگان) بھیجے۔ روحانی طور پر آپ کے خُلفاء نے دور دور تک اسلام پھیلایا۔ شاہانِ وقت (اُس زمانے کے بادشاہوں) نے آپ کے خُلفاء کی ہدایت پر اسلام کا جھنڈا بلند کیا، ورنہ آپ کی پیدائش سے پہلے اسلام کی حالتِ زار (بہت بری حالت) نہایت خستہ (بے جان، کمزور) اور ناقابلِ بیان (بیان سے باہر) تھی۔

**پیدائش کے وقت عالمِ اسلام کی حالت:** ہم یہاں پر اسلام کی حالت کا خاکہ (خلاصہ و منظر نامہ) پیش کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جنابِ غوثِ اعظم کی پیدائش سے قبل دُنیاے اسلام پر زَوال و اِنحِطاط عُمومی (کمزوری اور پستی) کا دور شروع ہو چکا تھا۔ اگرچہ بظاہر اسلامی سلطنتوں کے اقتدار کا سلسلہ اندلس (اسپین) سے لے کر ہندوستان تک پھیلا ہوا تھا، مگر اندرونی طور پر حالات نہایت خراب اور ناگفتہ بہ (کہنے کے قابل نہ) تھے۔ دُنیاے اسلام کی مرکزی طاقت یعنی خِلافتِ بغداد بہت کمزور ہو چکی تھی اور باقی ہر طرف طَوائفُ الملوکی (چھوٹی چھوٹی آزاد حکومتوں کا نظام) کا دور دورہ تھا۔ سیاسی و معاشرتی لحاظ سے ہر جگہ اِنتشار (بے ترتیبی و بگاڑ) تھا۔ شبلی نعمانی اور سید سلیمان ندوی نے اپنی تاریخی کتابوں میں، اور علامہ ابنِ جوزی نے "المنظم" میں، اُس

---

[27] )فیصلہ ہفت مسئلہ ملحضاً، تیسرا مسئلہ: عرس سماع، ص9 تا 10، در مطبع قیومی، واقع کانپور

وقت کے اسلامی ممالک کے جو حالات تحریر کیے ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بدکاری، فِسق وفُجور (کھلی بے حیائی وگناہ)، سیاسی اَبتری (حکومتی بدنظمی) اور اخلاقی اِنحِطاط (کردار کی پستی) اِنتہا کو پہنچ چکے تھے۔

**اندلس:** اندلس میں امیر عبدالرحمن اُموی کی قائم کردہ حکومت کی مرکزی حیثیت ختم ہو چکی تھی، یورپ کی عیسائی حکومتیں موقع کی تاک میں تھیں کہ مسلمانوں کو ختم کرکے اپنی حکومت قائم کریں۔

**بیت المقدس:** بیت المقدس پر عیسائیوں کا قبضہ ہو جانے کے بعد وہ لوگ عراق وحجاز پر حملے کی تیاریوں میں مصروف تھے، گویا مسیحی دنیا کی متحدہ قوت اسلام کو مٹانے پر تلی ہوئی تھی۔

**مشرق وسطیٰ:** مشرق وسطیٰ میں دولتِ عباسیہ کا وجود برائے نام ہوتا جارہا تھا اور سلجوقی ودیگر ماتحت سلاطین خانہ جنگیوں میں مبتلا تھے، جس سلطان کی طاقت بڑھ جاتی بغداد میں اسی کا خطبہ شروع ہو جاتا۔

**افغانستان وھند:** افغانستان وہندوستان کے شمال مغربی علاقے میں سلطان محمود غزنوی کے جانشینوں کا زوال شروع ہو چکا تھا اور ہندو راجے مہاراجے اپنی سابقہ شکستوں اور ذلتوں کا انتقام لینے کے لئے صلاح ومشورہ کر رہے تھے۔

مصر میں سلطنتِ باطنیہ عبیدیہ جسے علامہ سیوطی علیہ الرحمہ نے "تاریخ الخلفاء" میں دولتِ خبیثہ کے نام سے پکارا ہے، الحاد بے دینی کے نظریات پھیلا رہی تھی۔ اس کے اربابِ اختیار نے جس قدر اسلامی اقدار کو نقصان پہنچایا وہ مشہور ومعروف ہے۔

**اخلاقی پستی:** اس کے علاوہ مسلمانوں کی اخلاقی حالت بھی گر چکی تھی ۔

طَبقۂ اُمَراء (حکمران ومالدار طبقہ) عیش وعشرت (عیاشی وآرام طلبی) میں مبتلا تھا۔ مشرقِ وُسطیٰ (Middle East) کے ایک اوسط درجے کے رَئیس (امیر وسردار) ابن مروان کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ اُس کی حرم سرائے (محل کی عورتوں کا حصہ) میں صرف گانے بجانے والی لونڈیوں کی تعداد پانچ صَد (۵۰۰) کے قریب تھی۔ اور بقول امام شافعی، قُرطبہ کے ایک امیر مُعْتَمِد نامی کے ہاں ایسی آٹھ صَد (۸۰۰) عورتیں تھیں۔ ہسپانیہ (اندلس/اسپین) کے نِقاب پوش سلاطین (ایسے حکمران جو عوام سے چھپ کر حکومت کرتے تھے) کے دور میں اسلامی پردہ بھی ختم ہو چکا تھا، مردوں نے نقاب پہننا شروع کر دیا تھا اور عورتیں کھلے منہ پھرتی تھیں۔ بدکاری (زنا وفحاشی) اور شراب نوشی عام تھی۔ عوام کا ذکر ہی کیا، امراء، سلاطین اور عُلَماء تک وَجاہت پرستی (عُہدوں ونام وشہرت کی طلب) اور دنیوی عیش (دنیاوی لذتوں) کا شکار تھے۔

**مذہبی خلفشار:** مذہبی اور روحانی صورتِ حال اس سے بھی بدتر (زیادہ خراب) تھی۔ قرامِطہ (قرامطہ فرقہ)، باطنیہ (باطنی عقائد رکھنے والا فرقہ)، نیز اَہلِ رفض (شیعہ غالی گروہ)، اعتزال (معتزلہ فرقہ) اور عُلَماءِ سُوء (گمراہ ودنیاپرست علما) کے فتنے (فساد وبگاڑ) اور لاتعداد (بے شمار) پیدا ہو جانے والے دیگر فِرقوں (مذہبی گروہوں) نے اسلام کے مرکزی شہر بغداد تک میں ادھم مچا (افراتفری پھیلا) رکھا تھا۔

ہر روز بے شمار مشائخ، عُلَماء، امراء اور دیگر سرکردہ مسلمان (معزز وبڑے افراد) فِرقۂ باطنیہ کی سازشوں (خفیہ منصوبوں) اور خنجرِ خون آشام (خون بہانے والے ہتھیار) کا شکار ہو رہے تھے۔ مشہور زمانہ سلجوقی وزیر نِظام الملک طوسی اور اُس کے بعد ۴۸۵ھ میں سلجوقی فرمانروا مَلِک شاہ بھی ان خُدا ناتَرس (بے خوف وظالم) قاتلین کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش کر چکے تھے۔ یونانی فلسفہ الگ سے اسلامی عقائد ونظریات کی جڑیں کھوکھلی (کمزور ومتزلزل) کر رہا تھا، اور عُلَماءِ اسلام اس سے

متاثر ہو کر دین سے بتدریج (آہستہ آہستہ) دور ہوتے جارہے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مسٹر گین اور دیگر یورپین مؤرخوں (یورپی تاریخ نویسوں) نے اس زمانے کو دُنیاے اسلام کا ایک تاریک دَور (اندھیرا اور پستی کا زمانہ) شمار کیا ہے۔

**امام الانبیاء کا جانشین امام الاولیاء:** دَورِ جاہلیت کے بعد اسلام کی بہار آئی تو لانے والے کو دنیا نے امامُ الأنبیاء (تمام انبیاء کے سردار، سیدنا محمد ﷺ) مانا، لیکن مُنکِرین (انکار کرنے والوں) اپنی قسمت کو روتے رہے۔ اور مذکورہ بالا حالات کے پیشِ نظر، جس ذات نے اسلام کو از سرِ نو (نئے سرے سے) زندگی بخشی، اُسے اگر ہم امامُ الأولیاء (اولیاء کے امام) اور پیرانِ پیر محی الدین دستگیر (بزرگوں کے بھی سردار، سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ) مانیں، تو کون سا حَرَج (اعتراض یا قباحت) ہے؟

**لسانِ نبوت کی غیبی خبر:** حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ پانچویں صدی کے قریب میری امت پر آفت کی ایک چکی چلے گی اگر اس سے بچ نکلی تو پھر کچھ مدت کے لئے اسے استقامت حاصل ہو جائے گی۔

**کیسی ہستی؟** اِن حالات میں ایک ایسی ہی روحانی قوّت (باطنی و دینی طاقت) کی ضرورت تھی جو تمام طاغوتی طاقتوں (باطل و سرکش قوتوں) کو مغلوب (زیر و شکستہ) کر کے اپنے عالمگیر اثر (دنیا بھر میں پھیلنے والے اثر و نفوذ) کے باعث بنی نوعِ انسان کو از سرِ نو (نئے سرے سے) دینِ اسلام پر قائم کرے اور دین کی تقویت و غلبہ (اسلام کی مضبوطی اور سربلندی) کا موجِب (سبب) ہو۔ ایسی ہستی جس کی نظر میں تمام کائنات رائی کے دانے (بہت چھوٹی چیز) کے برابر ہو، جس کا علم، عُلومِ اِلٰہیہ (اللہ کی عطا کردہ دینی و روحانی معارف) کا ہو، اور جس کی طاقت، قادرِ حقیقی کی قُدرت کا مظہر (نمونہ و جلوہ) ہو۔ جو سُلطانُ الوقت (اپنے زمانے کا روحانی بادشاہ) اور بموجبِ تصریحاتِ اکابرینِ دین (بزرگانِ دین کے بیانات کے مطابق) مُتصرّف عَلَی الإطلاق (ہر جگہ روحانی تصرف رکھنے والا) ہو۔ جو نوعِ انسان کو مادّیت (دنیا پرستی) کی ذِلّتوں، نَفس پرستیوں (خواہشات کی غلامی) اور اَخلاقی پستیوں سے نکال کر روحانی بلندیوں اور اَخلاقی اِستواریوں (مضبوط کردار و اعلیٰ اخلاق) سے روشناس کرائے۔ اِن کمالات (بلندیوں) اور تصرفاتِ روحانی (روحانی اثر و اختیار) کا حامل اُمّتِ مرحومہ کا یہی بَطلِ جلیل (عظیم مجاہد و مردِ کامل) اور مردِ عظیم تھا، جسے قیامت تک دنیا پیرانِ پیر، غوثِ الأعظم اور محی الدین کے مبارک ناموں سے پکارتی رہے گی ۔

بیشک کلید قفل در مدعا ہو تم  اولاد خاص سِبطِ رسولِ خدا ہو تم

یہ اسی مبارک (بابرکت) اور کریم النَّفس (بلند اخلاق و فیاض طبیعت) انسان کی برکت تھی کہ نہ صرف دینِ اسلام سنبھل گیا اور مسلمانوں کے اندرونی و بیرونی حالات (داخلی و خارجی معاملات) اِصلاح پذیر (درست و بہتر) ہونا شروع ہو گئے، بلکہ ان میں فِتنۂ عظیم (بڑا دینی و سیاسی فتنہ) سے نَبرد آزما ہو کر ایمان سلامت لے کر نکلنے کی صلاحیت اور حوصلہ بھی پیدا ہو گیا۔ یہ وہ فتنہ تھا جو حضور غوثِ الأعظم رضیَ اللہ عنہ کے وِصال کے بعد تقریباً نصف صدی (پچاس برس) بعد تاتاری طوفان و غارت گری (منگول حملوں کی تباہی) کی صورت میں قیامتِ صُغریٰ (چھوٹی قیامت جیسے ہولناک حالات) بن کر نمودار ہوا اور دُنیاے اسلام پر ٹوٹا۔

حضور غوث الأعظم رضیَ اللہ عنہ نے اپنے ان خُداداد کمالات (اللہ کی عطا کردہ روحانی عظمتوں) کا بطورِ تحدیثِ نعمت (اللہ کی نعمتوں کا اظہار و شکر) قَصیدہ غَوثیّہ میں ذکر فرمایا ہے۔ حضرت شاہ وَلِیُ اللہ بھی "همعات" میں اس کے متعلق فرماتے ہیں:۔

**أویسی غوث اعظم:** اصل نسبت حضرت غوث اعظم نسبت اویسیه است با مزجے ازبرکات نسبت سکینه بایں معنی که ایں کس مراد و محبوب نقطه که باذاء ذات الهیه است درشخص اکبر درضمن حُبِ نفوس فلکیة ملاء اعلی ارواح کُمل گردد و از راهِ ایں حب سیلان کند بروئے تجلی ازتجلیات الهیه که جامع است میانِ ابداع و خلق و تدبیر و تدلی وظاهر شود اُنسے و برکتے که

انتہا ندارد، دریں صورت قصد ایں کمال و توجہ بداں کردہ باشد یا نہ گویا امرے منتظم بغیر ارادۂ وے ظہور می کند ازینجاست که حضرت غوث اعظم به تفاخروکلمات کبریائیه متکلم شده اند و تسخیرعالم از ایشاں ظاهر می شد۔[28]

**ترجمہ:** حضرت غوثِ اَعظم رضیَ اللہ عنہ کی اصل نِسبت (روحانی تعلق) نِسبتِ اُویسیہ ہے، جس میں نِسبتِ سَکینہ کی برکات بایں معنی (اس مفہوم کے ساتھ) شامل ہیں کہ یہ شخص ذاتِ اِلٰہیہ (اللہ تعالیٰ کی ذات) کی ذال کے نقطے (عربی حرف "ذ" کے نکتے کی مانند مرکز) کی طرح شخصِ اَکبر (کامل انسان) میں اَرواحِ کاملہ (کامل روحوں) اور مَلاءِ اَعلیٰ (بلند روحانی جماعت) کے نُفوسِ فلکیہ (آسمانی روحانی نفوس) کی محبت میں محبوب اور مُراد (مقصود و مطلوب) بن جاتا ہے۔ اور اس مقامِ محبوبیت کے ذریعے اس کے اِرادہ و توجہ کے بغیر تجلیاتِ اِلٰہی (اللہ کی خاص جلوے و انوار) میں سے وہ تجلّی جو اِبداعِ خلق (نئی تخلیق کا آغاز)، تدبُر (انتظام و ترتیب) اور تدَلّی کی جامع ہے، اُس پر ظُہور کرتی ہے۔ جس کے باعث ایسے اُنس و برکات (روحانی قرب و فیض) کا ظہور ہوتا ہے جس کی اِنتہا نہیں (کوئی حد نہیں)، گویا اِنتظامی اُمورِ کائنات (دنیا کے نظام کے معاملات) خود بخود ظہور پذیر (از خود ظاہر و جاری) ہوتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے حضور غوثِ اَعظم رضیَ اللہ عنہ نے کلماتِ فَخریہ (فخر و عزت کے کلمات) فرمائے ہیں اور ان سے تسخیرِ عالم (دنیا پر روحانی اثر و غلبہ) کا ظہور ہوا ہے۔

اِس کی تأیید (تصدیق، حمایت) قُربِ نَوافِل (نوافل کے ذریعے اللہ کا قُرب حاصل کرنے) کی حدیثِ قُدسی سے بھی ہوتی ہے۔ دیکھئے:

"كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ" (حدیث قدسی)[29]

مطلب یہ کہ جب سالک اپنی ذات و صفات کو مٹا کر فنا فی الذات والصفات حق تعالیٰ ہو جاتا ہے تو پھر وہ حق تعالیٰ کی ذات و صفات سے متصف اور باقی ہو جاتا ہے، حق تعالیٰ ہی اس کے کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں اور زبان بن جاتا ہے پھر اسی کے ساتھ بندہ پکڑتا ہے، حملہ کرتا ہے، بچاؤ کرتا ہے، چلتا ہے، پھرتا ہے، دیکھتا ہے، سنتا ہے یعنی ہر لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کا مظہر بن جاتا ہے اور کائنات میں متصرف ہوتا ہے۔

**بغداد کا دولھا:** حُضُور غَوث الاَعظم ۴۸۹ھ میں بغداد میں تشریف لائے اور آپ کے وُرُود بغداد کے ساتھ ہی روحانیت کا کچھ ایسا مَعْنَوِی (باطنی یا قلبی) دور چلا کہ عراق میں بڑے بڑے وَجاہَت (عزت، وقار یا رُعب) پسند علماء اور اُمراء میں روحانی انقلاب نمودار ہونا شروع ہو گیا۔ لوگ دین کی طرف زیادہ رَاغب (مائل) ہو گئے، علماء جو وَجاہَتِ ذَاتی (شخصی شان و شوکت یا خود نمائی) کے لیے باہم دست و گریباں (لڑتے جھگڑتے) رہتے تھے، عبادات و ریاضت میں ایک دوسرے پر سَبْقَت (آگے بڑھنے یا پہل) حاصل کرنے کی کوششوں میں لگ گئے۔ اِمام غَزالی رحمۃ اللہ علیہ جن کا ظاہری طور پر تو حضرت غَوثِ اَعْظَم سے اِستِفَادَہ (فیض حاصل کرنا یا سیکھنا) ثابت نہیں، آپ کی تشریف آوری بغداد کے وقت صدارتِ نِظَامِیَّہ پر مُتَمَکِّن (فائز یا قابض) تھے اور علمی شان و شوکت کے ساتھ ریشمی چُغے (لمبا کُرتہ یا لباس) اور عَبَائیں زیب تن کر کے نِظَامِیَّہ بغداد کی صدارت پر جلوہ گر ہوئے تھے۔ حُضُور غَوثِ اَعْظَم کی محض تشریف آوری کے روحانی اثر سے ظاہری وجاہت ترک کر کے طَرِیقَت وَسُلُوک (باطنی ریاضت، روحانی راستہ یا تصوف) کی طرف متوجہ ہو گئے اور بقیہ عُمر مَرَوَّجَہ دُنیَوِیَّت (بے دینی یا لادینیت) کے خلاف جہاد میں بسر کی۔

---

[28] )همعات، همعه 16، ص43 تا 44، مطبوعه بیت الحکمت لاهور

[29] )اُس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اُس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس پیر بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اُسے عطا کرتا ہوں۔

صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، 129/4، رقم الحدیث 6502، دار احیاء التراث العربي بیروت

**فساد ختم:** شِیعَہ، سُنّی اور حَنبَلی اَشعَری تنازعات ختم ہو گئے۔ سَلجُوقیوں کی خانہ جنگی بھی، جس میں مسلمانوں کا بے شمار اِتلافِ جان (جان کا نقصان) ہو رہا تھا، بِالتَّدرِیج (آہستہ آہستہ) بند ہو گئی۔

**غوث الاعظم کے خلفاء:** حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے مسندِ ارشاد (علم وہدایت کی مجلس) پر تشریف فرما ہوتے ہی آپ رضی اللہ عنہ کے خلفاء (جانشین) وشاگرد مشرق ومغرب میں پھیل گئے، اور آپ رضی اللہ عنہ کی تعلیم کے مطابق تبلیغ واحیاءِ دین کے مبارک مشن کو اس خوش اسلوبی (بہترین انداز) سے سرانجام دیا کہ ہر ملک میں عوام وخواص (عام وخاص لوگ) اللہ کے رنگ میں رنگے جانے لگے، اور آپ کی ذاتِ گرامی کا پیرانِ پیر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے القابِ گرامی سے چہار دانگِ عالم (پوری دنیا) میں شُہرہ (چرچا) ہو گیا۔

**فیضِ عام:** آپ کے مبارک دور میں عراق وعرب کی متذکرہ بالا (اوپر بیان کردہ) اصلاحی صورت میں آپ کے ساتھ آپ کے خلیفہ حضرت عبد القادر اور ان کے بعد ان کے بھتیجے حضرت شہابُ الدین سُہروردی اور ان کے خلیفہ حضرت شیخ سعدی شیرازی کی مساعیِ جمیلہ (نیک اور قابلِ قدر کوششوں) کو بھی دَخل تھا۔

**فیض یافتگان:** اندلس میں حضرت عمار بن یاسر اندلسی، جو حضرت عبد القادر متذکرۂ الصدر (اوپر ذکر کیے گئے) کے خلیفہ تھے، حضرت ابو مدین مغربی و حضرت شیخ محی الدین ابن العربی کے ارشاد و تبلیغ (دعوت دین) اور کشف وکرامات کے باعث موحّدین (توحید پر قائم مسلمانوں) کی سلطنت معرضِ وجود میں آئی، جس کی وجہ سے اس نواح میں آئندہ کئی سو سالوں کے لیے اسلام کو استحکام (مضبوطی وپائیداری) نصیب ہو گیا۔ حضرت عمار بن یاسر کے خلیفہ حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ، یہ وہ بزرگ ہیں جن کے سلسلۂ ارادت (روحانی تعلق) سے حضرت شمس الدین تبریزی، شیخ بہاء الدین (والد حضرت مولانا روم) اور مولانا فخر الدین رازی جیسے جلیلُ القدر افراد ظاہر ہوئے۔

**حالاتِ مصر:** مصر کی حکومتِ باطنیہ (باطنی فرقے کی حکومت) بھی آپ ہی کے وقت میں زوال پذیر (کمزور اور ختم) ہو کر بالآخر ۵۶۷ء میں، یعنی آپ ہی کے وصال کے بعد پانچ سال کے اندر اندر، صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط (ایسے لفظ جو مٹا دیا جائے) کی طرح مٹ گئی، اور اس کی جگہ سلطان نورالدین زنگی اور پھر سلطان صلاحُ الدین ایوبی بساطِ حکومت (اقتدار کے میدان) پر نمودار ہوئے۔ جنہوں نے مرکزی خلافت سے تعلق جوڑ کر اپنی سلطنتوں کو وحدتِ اسلامی (اسلامی اتحاد) میں منسلک کرتے ہوئے عباسی خلیفہ کا نام خطبے میں پڑھوانا شروع کیا، اور پھر اپنے اپنے وقت میں یورپ کی متحدہ صلیبی طاقت کو کئی لڑائیوں میں کمر توڑ شکستیں (بہت بڑی ہزیمت) دے کر بیت المقدس (یروشلم) کو آزاد کرایا۔

امام یافعی اور ابنِ اثیر نے اپنی کتبِ تاریخ (تاریخ کی کتابوں) میں ان دیندار حکمرانوں کی تعریف میں نہایت شَرح وبَسط (تفصیل ووضاحت) سے تحریر کیا ہے۔ انہی ایام میں غزنویوں کی تباہ شدہ سلطنت کی جگہ غوری خاندان نے ہندوستان میں ایک نئی اور وسیع تر اسلامی حکومت کی داغ بیل (بنیاد) ڈالی، جس میں حضرت غوثِ اعظم کے قریبی عزیز وفیض یافتہ (روحانی فیض پانے والے) حضرات، خواجہ غریب نواز معین الدین اجمیری کا بھی ہاتھ تھا۔ بعد میں آپ کے خلفاء و شاگردوں اور مشائخِ چشت اہلِ بہشت (چشتیہ سلسلے کے بزرگان) اور مشائخِ سہروردیہ، جیسے حضرت شیخ بہاء الدین زکریا، شاہ صدرالدین، ابوالفتح شاہ رکنِ عالم ملتانی، سید جلال الدین بخاری اُوچّی، مخدوم جہانیاں جہان گشت اُوچّی، جناب لعل شہباز قلندر سِندھی و دیگر بزرگان نے اس برصغیر میں دور ونزدیک اپنی انتھک مساعی (مسلسل محنت وکوشش) سے لوگوں کو دولتِ اسلام سے سرفراز (فیضیاب ومشرف) فرمایا۔

گویا حضرت غوثِ اعظم اور آپ کے بلاواسطہ و بالواسطہ فیض یافتگان (روحانی فیض پانے والے) کی کوشش سے نہ صرف دینِ اسلام میں نئی زندگی نمودار ہوئی، بلکہ جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے، اس کی روحانی قوتِ دفاع (اسلامی روحانی طاقتِ مدافعت) اس حد تک بیدار و استوار ہوگئی کہ جب ساتویں صدی کے آغاز میں، یعنی ۶۱۵ھ میں، تاتاریوں کی قیامت خیز یلغار (انتہائی تباہ کن حملہ) سے نصف صدی، یعنی ۶۵۶ھ تک، اسلامی سلطنتوں کی اینٹ سے اینٹ بج گئی (مکمل طور پر تباہ ہو گئیں) تو ظاہری حالت کے تقاضوں اور عام توقعات کے برعکس، اسلام کا چراغ گُل ہونے کے بجائے نہ صرف روشن رہا بلکہ صرف پچیس (۲۵) سال کے اندر اندر، یعنی ۶۸۰ھ تک، خود ان غارت گروں (تباہی مچانے والوں) کو اپنا حلقہ بگوش (مرید و تابع) بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ سچ ہے:

چراغے را کہ ایزد بر فروزد  کسے کو تف زند را شیش بسوزد [30]

اور یہ معرکۂ شاہی لشکر (سلطنتی فوج) یا دنیوی طاقت سے سَر نہیں ہوا بلکہ اسی سُلطانُ الوجود (کائنات کے تصرف والے)، قُطبُ الوقت (زمانے کے قطب)، خلیفۃُ اللہ فی الارض (اللہ کا زمین پر خلیفہ)، وارثِ کتاب (قرآن کا وارث)، نائبِ رسولُ اللہ (نبی ﷺ کے نائب)، المُتصرّف فی الوجودِ علی التحقیق (حقیقی معنوں میں کائنات میں تصرف کرنے والے)، مظہرِ اسمائے الٰہی (اللہ کے صفاتی ناموں کا مظہر)، حضرت غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روحانی تصرف کا اعجاز تھا کہ دشمنانِ اسلام نے اسلام قبول کر کے اس کی وہ خدمات انجام دیں کہ باید و شاید (یعنی جیسی خدمات دینی چاہیے تھی)۔

**تاتاریوں کا قبول اسلام:** تاتاریوں کے قبولِ اسلام کا واقعہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ کتبِ تاریخ (تاریخی کتابوں) میں لکھا ہے کہ تاتاریوں کے غلبے کے بعد سلسلۂ عالیہ قادریہ کے ایک خراسانی بزرگ اشارۂ غیبی (الہامی یا باطنی اشارہ) پا کر ہلاکو خان کے بیٹے تگُودار خان کے پاس پہنچے۔ وہ اس وقت شکار سے واپس آ رہا تھا، اور اپنے محل کے دروازے پر اُس درویش کو دیکھ کر باندازِ تمسخر و حقارت (طنزیہ اور حقیر سمجھنے کے انداز) سے کہنے لگا: "اے درویش! تمہاری داڑھی کے بال اچھے ہیں یا میرے کتے کی دُم؟"

آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً فرمایا: "میں بھی اپنے مالک (اللہ) کا کتا ہوں۔ اگر میں اپنی جانثاری و وفاداری (قربانی اور اخلاص) سے اُسے خوش کر پاؤں، تو میری داڑھی کے بال اچھے ہیں، ورنہ آپ کے کتے کی دُم اچھی ہے جو آپ کی فرمان برداری کرتا ہے اور آپ کے لیے شکار کی خدمت انجام دیتا ہے۔"

تگُودار خان پر اس اندازِ گفتگو (بولنے کے مؤثر طریقے) کا بہت اثر ہوا، اور اس نے آپ کو اپنا مہمان رکھ کر آپ کی تعلیم و تبلیغ کے زیرِ اثر درپردہ (پوشیدہ طور پر) اسلام قبول کر لیا، مگر اس خیال سے اسے ظاہر نہ کیا کہ ناسازگاریِ حالات (موافق نہ ہونے والے حالات) کے پیشِ نظر پہلے اپنی قوم کو ذہنی طور پر نئے مذہب کے قبول کے لیے تیار کرے۔ وہ درویش واپس وطن تشریف لے گئے، مگر چونکہ وقت پورا ہو گیا تھا، اس لیے قضائے الٰہی (اللہ کی مقرر کردہ تقدیر) کے مطابق داعیِ اجل (موت کی پکار) کو لبیک کہہ گئے۔ بمصداق "هر چه پدر نتو انست پسر تمام کند" [31]

کچھ عرصے بعد ان کے صاحبزادے، باپ کی جگہ حسبِ وصیت (وصیت کے مطابق) تگُودار خان کے پاس پہنچے، تو اُس نے کہا کہ باقی سردارانِ قوم (قبیلے کے بڑے سردار) تو قریباً مائل ہو گئے ہیں، مگر ایک سردار، جس کے پیچھے جمعیت (بڑی تعداد میں لوگ) ہے، آمادہ نہیں ہو رہا۔ حضرت رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے تگُودار خان کے مشورے سے اُسے بلایا اور تبلیغ فرمائی، مگر اُس نے کہا: "میں ایک سپاہی ہوں جس کی ساری عمر جنگ میں گزری ہے۔ میں صرف طاقت میں ایمان رکھتا

---

30 ) یعنی جس چراغ کو حق تعالیٰ روشن کرے کس کو ہمت ہے جو اس فانوس کو ملامت کرے۔

31 ) یعنی جس کام کو باپ نہ کر سکا، بیٹے نے اُسے مکمل کیا۔

ہوں۔ اگر آپ میرے پہلوان کو کشتی میں پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔" یہ بات سن کر آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے تگُودار خان کے منع کرنے کے باوجود اُس سردار کا چیلنج منظور کر لیا، اور مقابلے کے لیے تاریخ ووقت کا تعیّن کر کے اجتماعی ناظرین کے خیال سے اعلانِ عام (کھلا اعلان) کرا دیا۔ تگُودار خان نے بہت کہا کہ ایک تاتاری نوجوان پہلوان سے ایک سن رسیدہ (عمر رسیدہ)، کمزور جسم درویش کا مقابلہ ناانصافی (غیر منصفانہ) اور قتلِ عمد (جان بوجھ کر قتل کرنے) کے مترادف ہے، مگر مخالف سردار نے کہا کہ یہ مقابلہ ہو کر رہے گا؛ اوّل تو اس لیے کہ اس درویش کے قتل سے اس قسم کے دوسرے دخل در معقولات (عقلی یا مذہبی معاملات میں مداخلت کرنے) والوں کو عبرت ہو گی، اور دوم اس لیے کہ خانِ اعظم (تگُودار خان) آئندہ اس قسم کے چلتے پھرتے لوگوں کی باتوں کو درخورِ اِعتنا (قابلِ توجہ) نہ سمجھا کریں گے۔

چنانچہ مقررہ دن ہزارہا مخلوق کی موجودگی میں مقابلہ ہوا۔ حضرت نے جاتے ہی ایک طَمانچہ (زوردار تھپڑ) اس زور کا اُس تاتاری پہلوان کے منہ پر رسید کیا کہ اُس کی کھوپڑی (سر کی ہڈی) ٹوٹ گئی، اور لوگوں میں شور مچ گیا۔ سب لوگ حیران تھے کہ یہ کیا ہو گیا ہے؛ اُنہیں کیا معلوم کہ یخنی قسم کا (ظاہری طور پر نحیف و کمزور) درویش کس کا پہلوان تھا۔

تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیالِ فقر و غنا نہ کر  کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدارِ قوّتِ حیدری

چُنانچہ اِس کا یہ اثر ہوا کہ نہ صِرف اُس سردار نے حسبِ وعدہ میدان میں نکل کر آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ کو بوسہ دے کر اپنے قبولِ اسلام (اسلام میں داخل ہونے) کا اعلان کیا بلکہ اکثر حاضرین (موجود لوگوں) نے بھی اسلام قبول کر لیا اور تگو دار خان نے اپنے اسلام لانے کا اظہار کر کے اپنا نام احمد رکھا۔ تاریخ میں اُس کا یہی نام تحریر ہے۔ اپنے دورِ اقتدار میں اُس نے سلاطینِ مصر سے بھی تعلقات استوار (قائم) کرنے کی کوشش کی لیکن تاتاری جرنیلوں نے بِالعُمُوم (عام طور پر) اُس کے اسلام لانے کو پسند نہ کیا اور بغاوت کر دی۔ احمد باوجود مقابلے کے کامیاب نہ ہو سکا اور شہید ہو گیا۔

مورخین نے اِس واقعہ کو قدرت کی ایک عجیب ستم ظریفی قرار دیا ہے (نَعُوذُ بِاللہ) کہ باپ یعنی ہلاکو خان تو اسلام اور عرب تہذیب کو تباہ کرے اور بیٹا یعنی احمد (تگودار خان) اُسی تہذیب اور اسلام کے تحفظ کے لیے اپنی جان قربان (نچھاور) کر دے۔

اگرچہ اِس واقعہ سے تاتاریوں میں اِشاعتِ اسلام (اسلام پھیلنے) کی رفتار قدرے سست پڑ گئی، مگر چونکہ دوسری طرف ہلاکو خان کا ایک چچازاد بھائی برکہ (۱۲۵۶ء تا ۱۲۶۶ء) بھی حضرت شیخ شمس الدین باخوری کے دستِ حق پر اسلام قبول کر چکا تھا، پھر احمد یعنی تگو دار خان کے بھتیجے کے بیٹے غَزن محمود (۱۲۹۵ء تا ۱۳۰۴ء) نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

اِس لیے وَسطِ ایشیا کی تاتاری حکومت تاتاری اسلامی حکومت میں بدل گئی۔ اِس غَزن محمود کے خلاف بھی اُس کے جرنیلوں نے تبدیلِ مذہب (دین بدلنے) کے باعث بغاوت کی مگر وہ سب کو شکست دے کر غالب آنے میں کامیاب ہو گیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تقریباً تمام تاتاری قبائل اسلام لے آئے۔

ہر بنائی کہنہ کہ آباد آں کنند  اول آں بنیاد را ویراں کنند [32]

ایک وہ وقت تھا کہ تاتاری کفّار کے ابتدائی حملے کے وقت سلطان علاء الدین محمد خوارزم شاہ نے بقولِ مشہور یہ کہہ کر اپنا گھوڑا لوٹا لیا تھا کہ اُسے ملائکہ (فرشتے) اور اولیاء اللہ کی ارواح چنگیزی لشکر کے سروں پر سایہ فگن (چھائی ہوئی) یہ کہتی نظر آتی ہیں:

---

[32] یعنی ہر مضبوط بنیاد کو جو آباد کرتے ہیں سب سے پہلے وہی اس بنیاد کو برباد کرتے ہیں۔

"أَيُّهَا الْكُفْرَةُ اقْتُلُوا الْفَجْرَةَ" یعنی اے کافرو! ان فاجروں کو قتل کرو۔

جس کے نتیجے میں لاکھوں اور کروڑوں مسلمانوں کا خون بہا اور ایک وقت یہ آیا کہ ایک تنہا دَرویش نے اپنی قُوّتِ یدِ الٰہی (اللہ کی عطا کردہ طاقت) کا مظاہرہ کر کے لاتعداد تاتاریوں کو حلقہ بگوشِ اسلام (اسلام کا فرمانبردار و تابع) کیا۔ گویا ہر دو صورتوں میں مَشِیّتِ ایزدی (اللہ کی تقدیر و مرضی) حسبِ تقاضائے وقت و اَحوال (زمانے اور حالات کے مطابق) اُسی تجلّی کی شانِ تدبیر (اللہ کی حکمت و منصوبہ بندی) کارفرما (عمل میں) تھی۔ سچ ہے: "از ماست که بر ماست"[33]

اللہ اکبر اسلام کی نشاۃِ ثانیہ (یعنی دوبارہ بیداری اور عروج)۔

یہ فیض میرے غوث پیا جیلانی کا۔ اللہ تعالیٰ نے قدرت دی اپنے بندے عبد القادر کو، سبحان اللہ۔

**کس کا فیض:** اگر غوثِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے فیوض و برکات کا چشمہ نہ پھوٹتا تو آج نہ مسجدیں ہوتیں نہ مدارس ہوتے نہ اسلام ہوتا نہ مسلمان لیکن افسوس! اس محسن کے احسان کو فراموش کر کے ان کی ذات کو کیسے عجیب و غریب طریقہ سے اپنے فتوؤں کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔

**ہندوپاکستان پر فیض کا اجراء:** حضرت مولانا عبد القادر اربلی اپنی مشہور تصنیف "تَفرِيحُ الخَاطِرِ فِي مَنَاقِبِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ" میں لکھتے ہیں کہ

"وَقَالَ الشَّيْخُ نُورُ اللهِ حَفِيدُ الْفَقِيْهِ الشَّيْخِ حَسَنِ الْقُطْبِي فِي اللَّطَائِفِ الْقَادِرِيَّةِ إِنَّ شَيْخَ الْوَاصِلِيْنَ مُعِيْنَ الْحَقِّ وَالدِّينِ الْجِشْتِي طَلَبَ الْعِرَاقَ مِنَ الْغَوْثِ الْأَعْظَمِ فَقَالَ لِه الْغَوْثُ أَعْطَيْتُ الْعَرَاقَ لِشَهَابِ الدِّينِ عُمَرَ السُّهْرُوَرْدِي وَأَعْطَيْتُكَ الْهِنْدَ رِضْوَانُ اللهِّ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ"[34]

یعنی شیخ نور اللہ جو کہ فقیہ شیخ حسن قطبی کے پوتے ہیں "اللطائِفُ الْقَادِرِيَّة" میں لکھتے ہیں کہ بے شک سلطان الواصلین غریب نواز نے غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے عراق طلب فرمایا، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے عراق شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا ہے تجھے میں نے ہندوستان دیا۔

**زندہ کرامت:** یہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندہ کرامت اور عینی مشاہدہ ہے کہ ہندوپاکستان میں جتنا عروج و تصرف سلسلۂ چشتیہ کو حاصل ہے دوسرے سلاسل طیبہ کو بہت کم ہے۔ ایسے ہی عراق وغیرہ میں حضرت شہاب الدین سہروردی کے سلسلہ مبارکہ کا طوطی جس طرح بول رہا ہے، دوسرے سلاسل کو وہ مرتبہ حاصل نہیں ایسے ہی سلسلہ نقشبند پر بھی پیرانِ پیر کا فیض ہوا۔ یہ لقب نقشبند بھی پیرانِ پیر کے فیض کا پتہ دیتا ہے اور سلسلہ قادریہ تو ہے ہی سراپا فیض جو ملا جس کو ملا اس در سے ملا۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے فرمایا:

بحر و بر و قری سہل و حزن دشت و چمن کون سے چک پہ نہیں دعویٰ تیرا

**جملہ سلاسل کی تصوف کی وابستگی:** یہی وجہ ہے کہ جُملہ سلاسِل کے مشائخ نے حضور غوثِ اعظم کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے۔ نمونہ کے طور پر چند بزرگوں کی نظمیں پیش کرتا ہوں۔

---

[33] یعنی جو مصیبتیں ہم پر ہیں وہ ہمارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہیں۔ زبدۃ الآثار تلخیص بهجة الاسرار، ص 5 تا 11، مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور

[34] تفریح الخاطر، ذکر المنقبة الحادية عشر فی استفاضة خواجه معین الحق والدین الجشتی من الغوث الاعظم رضی الله عنه، ص 26، مطبوعہ مصر

سلطان الہند خواجۂ خواجگاں معین الدین چشتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یا غوثِ مُعَظَّم نورِھدیٰ مختارِنبی مختارِخدا

یعنی اے غوثِ معظم! ہدایت کے نور، (آپ) اللہ تعالیٰ کی عطا سے بااختیار ہیں اور نبی ﷺ نے بھی آپ کو باختیار کیا ہے۔

سلطانِ دو عالم قطبِ عُلی حیراں زجلالت ارض و سما

یعنی سلطانِ دو عالم، قطب بلند قدر آپ کی جلالت قدر سے زمین و آسمان حیران ہیں ۔

دربزم نبی ﷺ عالی شانی ستارعیوب مریدانی درملک ولایت سلطانی اے منبع فضل وجود و سخا

یعنی سرورِ کونین آقا دوجہاں صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم کی بزمِ اقدس میں آپکی شان بلند ہے، آپ اپنے مریدوں کے عیوب ڈھانپتے ہیں ملک ولایت کے آپ سلطان ہیں اور فضل وجود و سخاوت کا منبع ہیں۔

چوں پائے نبی ﷺ شد تاج سرت تاج همه عالم شد قامت اقطاب جہاں درپیش درت افتاده چو پیش شاه گدا

یعنی جب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم کا قدم مبارک آپ کے سرِ اقدس کا تاج ہے تو آپ کا قدم مبارک تمام جہاں کے سر کا تاج ہے، تمام عالم کے اقطاب آپ کے در کے سامنے اِس طرح پڑے ہیں جس طرح بادشاہ کے سامنے گدا۔

## حضرت خواجہ قُطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ

قبله اہل صفا حضرت غوث الثقلین دستگیر ہمه جا حضرت غوث الثقلین

یعنی اہلِ صفا یعنی اولیائے کرام کا قبلہ غوث الثقلین، ہر جگہ مدد فرمانے والے غوث الثقلین۔

## شیخ نور اللہ سورتی علیہ الرحمہ

گرنه بینی درنبوت مصطفی ﷺ را ہمقریں شیخ محی الدین نه وارد ثانی خود نیز ہم

کزکمالات و تصرفہا که خاص شان اوست گرکسے خواہد بیان کردن نکرد و پیش و کم

یعنی اگر تمہیں نبوت میں مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کا ثانی نظر نہیں آتا (جو یقیناً نہیں ہے) تو شیخ محی الدین بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے کیونکہ جو کمالات و تصرفات ان کے ہیں وہ انہی کی شان ہے کوئی بیان کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔

## شیخ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ

گر کسے بعالم روئے عرفانی است از طفیل شاه عبد القادر گیلانی است

ہست ہر دم جلوه که از چہرہ اش از حسین و حسن زان جمالش مصطفی را راحت ریحانی است

یعنی اللہ کی قسم! دنیا میں جسے بھی اللہ تعالیٰ کی معرفت ملی ہے، شاہ عبد القادر جیلانی کے صدقے ملی ہے، ان کے چہرہ مبارک سے ہر دم حسین و حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا جلوہ ہو رہا ہے، ان کا جمال مصطفی ﷺ کی خوشبو بکھیر رہا ہے۔

## شیخ المحدثین شاہ عبد الحق محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ

غوث اعظم دلیل راه یقین بالیقین رہبر اکابر دیں

یعنی حضرت غوثِ اعظم راہِ یقین کی دلیل ہیں، آپ بلاشبہ اکابرِ دین کے رہبر و راہنما ہیں۔

اوست در اولیاء ممتاز چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

یعنی آپ تمام اولیاء اللہ میں اس طرح منفرد ہیں جس طرح نبی اکرم ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں نمایاں و ممتاز ہیں۔

من که پرورده نوال دیم عاجز از مدحت کمال دیم

یعنی میں ان کے نوالے کا پلا ہوا ہوں (پروردہ ہوں) ان کے فضل و کمال کی تعریف کرنے سے عاجز ہوں۔

درود عالم به اوست امیدم ہست باوے امید جاویدم

یعنی دونوں جہاں میں میری امیدیں آپ کی ذات سے وابستہ ہیں، آپ ﷺ میری ہمیشہ کی امیدوں کے محور ہیں۔

## اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیرِ پیراں میرِ میراں اے شه جیلاں توئی انس جان قدسیاں و غوث انس و جان توئی

سر توئی سرور توئی سر را سرو ساماں توئی جاں توئی جاناں توئی جاں را قرار جاں توئی

یعنی اے جیلان کے شہنشاہ! پیروں کے پیر اور میروں کے میر آپ ہی ہیں فرشتوں کی جان کی راحت اور انسان و جنات کے غوث، آپ ہی ہیں سر بھی، آپ ہیں سر دار بھی آپ ہیں اور سر و ساماں بھی، آپ ہیں جان بھی، آپ جاناں بھی، آپ اور جان کا قرار بھی آپ ہی ہیں۔

شاه شہاں عبد القادر است دل نشین و دلربا و دلبر است

صبا بحسن ادب گو تو غوث اعظم را خدا سپرد به تو کار ہر دو عالم را

تو آں شہی که کنی رد قضائے مبرم را بری ز خاطرناشاد محنت و غم را

یعنی شاہ عبد القادر بادشاہوں کے بادشاہ ہیں دل نشین دلربا اور دلبر ہیں۔ اے بادِ صبا! حُسنِ ادب سے غوثِ اعظم کی بارگاہ میں عرض کرنا کہ خدا نے آپ کو دونوں عالم کے معاملات سپرد فرمائے ہیں۔ آپ وہ بادشاہ ہیں کہ قضائے مُبرم کو پلٹ دیتے ہیں، ناشاد دل کے رنج و الم کو دور فرما دیجئے۔

## حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد برخوردار ملتانی مُحشی نبراس و مصنّفِ تصانیفِ کثیرہ اپنی مشہور تصنیف "غوث اعظم" میں اور حضرت مولانا فیض احمد صاحب (مدظلہ) اپنی معروف تصنیف "مہر منیر" میں لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے ایک روز فرمایا کہ غوثِ زماں حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: بر شیراں شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

مگر میں کہتا ہوں: بر پیراں شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

**آگاہی:** اِس سلسلے میں آگاہ رہے کہ حضرت میر میراں، پیر پیراں، محبوبِ سبحانی، قطب ربانی، شہبازِ لامکانی، قندیلِ نورانی، قطعاتِ قرآنی، راحتِ ایمانی، جملہ مشکلات کی آسانی، فخرِ دو جہانی، دستگیرِ صمدانی، زنبیلِ روحانی، وزیرِ جاودانی، آیاتِ ربانی، علاماتِ رحمانی، قدرتِ سلطانی، غوثِ حقّانی حضرت سرکار پیر سید عبد القادر جیلانی کی منقبت کا سلسلہ اتنا طویل ہے کہ صرف اہلِ حق خواص اولیاء اللہ کے کلامِ بلاغت تمام جمع کئے جائیں تو ایک دفتر درکار ہے۔ عوام کا شمار ہی ماوراالحد (حد سے باہر) ہے، اللہ جسے عزّت دے۔

**اطلاع:** البتہ آپ اس فقیر محمد فیض احمد اویسی غفرلہ کی ایک تصنیف کا مطالعہ کریں جس میں چند اکابر اولیائے کرام اور علمائے محققین کے اَقوال، نظم و نثر دونوں صورتوں میں جمع کر کے ایک گلدستہ بنا دیا ہے۔ کتاب کا نام ہے "مَناقبُ اولیاءِ فی شانِ غوثُ الوریٰ"۔

**گزارش:** یہ کتاب تاحال طبع ہو کر کتاب کی پیاری سی صورت لے کر مارکیٹ میں نہیں آ سکی۔ اس کے علاوہ بھی میری کئی سو کتابیں لکھی ہوئی ہیں مگر ان کو کتاب کی طبع شدہ شکل دینے کے لئے رقم درکار ہے۔ بہر حال یہ قیمتی کتاب اگر آپ شائع کروانا چاہیں رابطہ کیجئے، فقیر اویسی دعا ہی کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

# تراکیب وخواص

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

**تمہید:** قَصِیدَۂ غَوثِیَہ شَریف کے پڑھنے کی فَقِیر کو حضرتِ خواجہ محمّد سُلطان بالا دین اویسی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے اِجازَت بخشی اور ساتھ ہی اپنے خادِمِ خاص مولوی محمّد بَخش مرحوم سے لِکھوا کر بھی عَطا فرمایا۔ فَقِیر کے اَوراد (روزانہ پڑھے جانے والے وظائف) میں ہے اور صِرف اس اِرادَہ پر پڑھتا ہوں کہ اس میں حُضُور غَوثِ اَعظَم رَضِیَ اللہُ عَنہُ کے کمالات کا بیان ہے، اور یہ قَصِیدَہ شَریف خاص حُضُور غَوثِ پاک قُدِّسَ سِرُّہُ العَزِیز کا فَرمودہ (کہا ہوا) ہے جس کو غَیر مَذاہِب (دیگر ادیان و فرقے) بھی تسلیم کرتے ہیں۔ فَقِیر نے اس کے بہت سے نُسخے دیکھے مگر کوئی بھی اَغلاط (غلطیوں) سے مَحفوظ نظر نہ آیا۔ مُتَعَدِّد (کئی) جگہوں میں فَتحہ (زبر)، کَسرَہ (زیر)، ضَمَّہ (پیش) یعنی حَرکات کی اَغلاط نظر آئیں اور بَعض جگہوں میں اَلفاظ کی اَغلاط بھی مَوجود پائیں، جس کی وجہ سے عوامُ النّاس (عام لوگ) کو صَحیح پڑھنا بہت دُشوار تھا۔ فَقِیر اس بات کا اِحتِیاط رکھتے ہوئے اس کا تَرجَمہ بھی ساتھ نَقل (درج) کر رہا ہے۔

**فائدہ:** یہ قَصِیدَۂ مُبارَک تمام دِینی اور دُنیوی حاجَتوں (ضرورتوں) کو پورا کرنے، مُشکِلات (تکالیف و رُکاوٹوں) کو آسان کرنے، بُزُرگوں کی زِیارَت بلکہ اللہ تعالیٰ کے حُصُولِ کَرَم (اللہ کی خصوصی عنایت پانے) اور جَنابِ رَسُولِ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زِیارَت سے مُستَفِید ہونے کے لئے بلکہ تمام اُمُورِ دِینی و دُنیوی بر لانے میں یکتا (لاجواب، منفرد) ہے، مگر شرط یہ ہے کہ صَاحِبِ عَمَل کو کسی کامل (پُختہ و بامقام) بُزُرگ سے اِجازَت ہو، جَلالی و جَمالی اَشیاء (شدت یا نرمی والے مخصوص روحانی اعمال و اثرات) سے پرہیز ہو، شَریعَت کا پابند ہو اور دُرُست گو (سچ بولنے والا) اور اَکلِ حَلال (حلال روزی کھانے) پر عَمل پیرا ہو۔

اِس کے ہر حِصّے کی کئی تَراکیب ہیں۔ قَصِیدَۂ غَوثِیَہ شَریف کی تَراکیبِ وِرد (ذکر یا پڑھنے کے مخصوص طریقے) ایک الگ مَوضُوع ہے، اور قَصِیدَۂ غَوثِیَہ شَریف کے خَواص (روحانی اثرات و فوائد) ایک الگ مَوضُوع ہے۔ فَقِیر دونوں کے مُتَعَلِّق عَرض کرتا ہے۔

**تراکیب قصیدہ غوثیہ شریف:** قصیدہ غوثیہ شریف کو وردِ زبان رکھ کر فوائد و برکات حاصل کرنے کے دو طریقے اور تراکیب ہیں:

(۱) پورے قصیدے کا وِرد کرنا۔ (۲) ہر شعر کا الگ الگ وِرد کرنا۔

## پورے قصیدے کا وِرد کرنا

**پہلا طریقہ:** سَالِم قَصِیدَہ (پورا قصیدہ) بھی پورے تیس کے تیس اَشعار کو مُتَّصِل (لگاتار، مسلسل) وِرد کرنے کا طَریقہ یُوں ہے کہ ہر اِسلامی مہینے چاند کی پہلی تاریخ کو عِشاء کی نَماز کے بعد یا نَمازِ تَہَجُّد کے بعد اَوَّل و آخِر دُرُود شَریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے، پھر اِکتالیس (۴۱) مرتبہ قَصِیدَۂ غَوثِیَہ شَریف پڑھے۔ پھر اُس

خَتم شَریف کا ثَواب سِلسِلَۂ قادِرِیَّہ کے تمام بُزُرگوں، مُشائخ اور غَوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی رُوحِ طَیِّبَہ کے لئے اِیصال کرتے ہوئے نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، آلِ محمد (اہلِ بیتِ اطہار) کے لئے اُس کا ثَواب پیش کرے اور اپنے لئے دُعا کرے۔

**دُوسرا طَریقہ:** سارے قَصِیدَۂ شَریف کو کم از کم تین بار روزانہ صُبح و شام پڑھے، پھر دُعا مانگے۔ یہ عمل اِکتالیس (۴۱) دن تک کرے، پھر روزانہ ایک بار پڑھنا معمول بنالے۔

**تِیسرا طَریقہ:** ہر روز ایک بار قَصِیدَۂ شَریف کا وِرد بَعد از عِشَاء، فَجر اَوَّل و آخِر دُرُود شَریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔

**چَوتھا طَریقہ:** پیر و مُرشِد جس طَریقہ سے بتائیں، اُسی طَریقہ سے پڑھے۔ یہ بھی سارے کے سارے طُرُق (طریقے) بابَرَکت ہیں اور سُود مند (فائدہ رساں) ہیں۔ یاد رہے کہ ہر طَریقہ میں اپنے شَیخ، اپنے مُرشِد اور اپنے پیر کے چِہرۂ مُبارَک کا تَصَوُّر ذہن میں رکھے۔

**ہر شعر کا الگ الگ ورد کرنا:** قصیدہ غوثیہ شریف کے ورد کرنے کی دوسری ترکیب یہ ہے کہ اس کے ہر ہر بیت اور ہر ہر شعر کو الگ الگ ورد کرنا۔ یہ طریقہ سہل بھی ہے اور آسان بھی، مگر ہم اس کو خواص قصیدہ کے بیان میں خواص اشعار کے عنوان سے وضاحت کے ساتھ بیان کریں گے۔ جس کو تمنا ہو اس کی اس مراد کے لئے شعر بھی درج ہے اور شعر کا وظیفہ کرنے کا طریقہ بھی درج ہے۔

اشعار کی ترتیب کے حوالے سے ہم نے ہر شعر سے پہلے لکھ دیا ہے کہ یہ کون سا شعر ہے، دوسرا، تیسرا، چوتھا، پہلا یا آخری۔ لیجئے اب خواصِ قصیدہ پڑھئے۔

**خواصِ قصیدہ غوثیہ شریف:** قصیدہ غوثیہ کے خواص سے مراد ہے فضائل و برکاتِ قصیدہ، جن کا ذکر کیا جارہا ہے۔ اس قصیدہ غوثیہ شریف کے خواص، فضائل اور فوائد بیشمار ہیں۔ صرف تبرک کے طور پر چند ایک عرض کر دیئے جائیں گے۔

خواصِ قصیدہ کی اقسام دو ہیں: پہلی قسم پورے قصیدے شریف کی اپنے ورد میں رکھنے کی فضیلت پر مشتمل ہے اور دوسری قسم میں الگ الگ شعر کی فضیلت، خاصیت اور برکت کا بیان ہے۔

**پورے قصیدے کے خواص:** گذشتہ صفحات میں ہم نے جو تراکیبِ قصیدہ بتائی ہیں اُن میں پورے قصیدے کو ورد کرنے کی پہلی ترکیب یا پہلے طریقے کے اسناد یہ ہیں ۔

زیارتِ غوثِ پاک کے لئے گیارہ دن تک پڑھے، پاکیزہ رہے، شریعت پر عمل کرے، نماز قضا نہ ہونے دے اور گیارہویں دن حضور غوثِ اعظم کے لئے گیارہویں شریف کی نیاز دلائے۔

اِزدیادِ عشق (محبت میں اضافہ) اور عُلومِ مَعرِفَت (الٰہی معرفت کے علوم) کے حصول کے لئے قَصِیدَۂ شَریف کے ترجمہ کو نظر کے سامنے رکھ کر قَصِیدَۂ شَریف پڑھے۔ پہلا طریقہ کافی اَسرار (روحانی راز) اور عُلوم معلوم ہوں گے مگر کسی سے ذکر نہ کرے، سوائے مُرشِد کے۔ مُقَدَّمہ (ابتدائی حصہ) سے کامیابی اور بچیوں کے رشتے جلد طے ہونے کے لئے بھی یہ پہلا طریقہ تیز بہَدَف (جلد اثر کرنے والا) ہے۔ "وَهُوَ اللهُ الْمُسَبِّبُ الأَسْبَاب"[35]

---

[35] یعنی اور وہی اللہ ہے جو تمام اسباب پیدا کرنے والا ہے۔ (نوری) زبدۃ الآثار تلخیص بهجة الاسرار، ص 5 تا 11، مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاهور

دوسرے طریقے کے مطابق قَصِیدَۂ شَریف پڑھنے سے نِسبَتِ قادِرِیَّت (سلسلہ قادریہ سے روحانی تعلق) مضبوط ہوتی ہے، قلبی طور سے شوقِ دیدار (حضور ﷺ کی زیارت کی تڑپ) اور عشق کا غلبہ شروع ہو جاتا ہے، اس سے رفتہ رفتہ تمام بری عادات چھوٹ جاتی ہیں۔ اس طریقے پر عمل کرنے والوں کو نیکی کا کوئی کام کرتے وقت بوجھ محسوس نہیں ہوتا، نفس (اندرونی خواہش) کے بھاری پن سے نجات مل جاتی ہے۔

خاص کر مُصَنِّف، صَحافی (لکھاری و رپورٹر) اور اہلِ قلم حضرات کے لئے اور ہر مَقروض (قرضدار) شخص کے لئے تو یہ غیبی تحفہ (اللہ کی طرف سے عطا کردہ خاص نعمت) ہے۔ یہی دوسرا طریقہ ہارٹ اٹیک کے مریضوں کے لئے ترجمہ کے ساتھ پڑھنا کمالِ نافع (بہت فائدہ مند) ہے۔ اِن مریضوں کو ایک بار چینی کی پلیٹ پر نیلی روشنائی سے لکھ کر پلا دیں، اللہ کریم شِفا دے گا۔

تیسرا طریقہ دین کے طالب علموں کے لئے نافع و شافع (فائدہ رساں اور شفاعت کرنے والا) ہے۔ اس کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ترجمہ بھی پڑھیں، ہلکی سی آواز میں، گُنگُنا کر، سوز و ساز (دل کی نرمی و درد) سے بھری آواز میں پڑھیں۔ یہ عِلمِ دین کے آسان ہونے کے لئے تیز بہَدَف نُسخہ (تیز اثر کرنے والا روحانی طریقہ) ہے۔

قرآنِ شَریف حفظ کرنے والوں کے لئے یہ طریقہ کمالِ شِفا (انتہائی مؤثر) ہے۔ اسے روزانہ پابندی سے پڑھنے والوں کے لئے حفظِ قرآن کی منزل آسان ہو جاتی ہے۔ سَبقی اور منزل بھی پکی ہو جاتی ہے۔ اگر سر میں درد ہو تو ایک بار قَصِیدَۂ شَریف رُوغَنِ بادام (بادام کے تیل) کی شیشی پر دَم کر کے رکھ لیں، پھر روزانہ رات کو سوتے وقت تین چمچ رُوغَنِ بادام اور ایک گلاس نیم گرم دودھ پی لیا کریں۔ ذہن کی تیزی اور یادداشت کی مضبوطی کے لئے یہ قاہر و جابر نُسخہ (انتہائی مؤثر و طاقتور نسخہ) ہے۔

چوتھے طریقہ کے اُستادِ گرامی، مُرشِدِ پاک جو کامل ہوں گے، خود بتائیں گے۔

**ضروری بات:** قصیدہ غوثیہ کی برکتیں (فیوض و ثمرات) اور فضیلتیں کافی زیادہ ہیں۔ بے سکون اور پریشان طبیعت لوگ اس قصیدہ شریف کو شام کے وقت اپنے مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر یا عصر کی نماز کے بعد مسجد کے صحن میں جا کر ننگے سر ہو کر پڑھیں تو دل کی بے چین دنیا میں قرار (سکون و اطمینان) آجائے گا، سکون ملے گا۔ بے سہارا لوگ اب اپنے اوپر غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت (مہربانی و عنایت) کا ہاتھ محسوس کریں گے، لیکن یہ سب فوائد حاصل کرنے کے لئے کچھ شرائط (ضروری اُمور و پابندیاں) ہیں جو درج کی جاتی ہیں۔

## شرائطِ ورد

۱۔ اِس قصیدہ شریف کے پڑھنے والے کا عقیدہ مسلکِ حق ہو، اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی رضوی ہو۔

۲۔ حُسنِ اعتقاد ہو، جو شخص زبان سے تو پڑھ رہا ہو مگر دل میں شکوک و شبہات ہوں اسے کیا خاک فائدہ ہو گا۔

حضرت عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ایں تسبیح کے دارد اثر بر زباں اللہ اللہ بر دل گاؤ خر

**ترجمہ:** یہ تسبیح کیا اثر کرے گی کہ زباں پر اللہ اللہ ہو رہا ہو اور دل میں گدھے گائے یعنی ادھر اُدھر کے خیالات آرہے ہوں۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ قصیدہ غوثیہ شریف کو پڑھنے سے حضور غوث پاک کی نیاز کسی میٹھی چیز پر دلا دیں۔ ضروری نہیں پُر تکلف ہو بس حسبِ حیثیت چاہے چینی کے چند دانے ہوں ۔

۴۔ ہر ورد سے پہلے صلوۃ غوثیہ یعنی درودِ غوثیہ ضرور پڑھیں، درودِ غوثیہ کو اِس کتاب میں درج کر دیا گیا ہے۔

۵۔ تمام مسلمانوں کے لئے پہلے دعا مانگیں پھر اپنے لئے دعا مانگیں۔

لیجئے اب ہر شعر کا الگ الگ وظیفہ، وِرد رکھنے کا اور معمولاً پڑھنے کا طریقہ درج کیا جاتا ہے، پڑھئے اور فوائد سے اپنی جھولی کو مالا مال کیجئے۔ الگ الگ ورد کرنے سے پہلے یہ یاد رکھیں کہ کم از کم ورد شروع کرنے والے پہلے دن پورا قصیدہ شریف ایک بار پڑھ لیجئے، پھر بعد ازاں حسبِ ہدایت، اللہ کریم منظوری سے نوازے۔ آمین

# خواص الاشعار

فقیر یہ عرض کر چکا ہے کہ ہر ہر شعر کی الگ الگ تراکیب، قرآت اور طریقۂ ورد ہے، اسی طرح ہر ہر شعر کے الگ الگ خواص اور فوائد بھی ہیں، جن کو ترتیب کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔

سقَانِي الحُبُّ كَاسَاتِ الْوِصَالِ  فَقُلْتُ لِخَمْرَتِي نَحْوِي تَعَالَى

## ۱۔ پہلے شعر کے خواص

یہ پہلا حُصولِ مقصد کے لئے ہے، اسے بکثرت ورد میں رکھنا چاہیے۔ اس کے اول و آخر درودِ غوثیہ شریف کم از کم پانچ بار ضرور پڑھیں۔ ۱۱ دن تک یہ وظیفہ کریں، بکثرت سے مراد ۳۱۳ ہے بوقت بعد از نماز فجر۔

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِي فِي كُؤسٍ  فَهِمْتُ بِسُكْرَتِي بَيْنَ الْمَوَالِي

## ۲۔ خواص دوسرا شعر

قصیدہ غوثیہ شریف کے پہلے شعر کو اس دوسرے شعر کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔ یہ نسخۂ کیمیا ہے ہر مراد کے لئے۔ درجِ بالا طریقے کے مطابق ہی پڑھیں مگر بعد از نمازِ عشاء پڑھیں اور پھر بعد ازاں درود شریف پڑھنے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

"اللَّهُمَّ اسْقِنِي مِنْ شَرَابِكَ الطَّهُورِ بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ، يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ."

اللَّهُمَّ أَعْطِنِي مِنْ رَحِيقِكَ الْمَخْتُومِ حَتَّىٰ تُطْفِئَ غَلَبَاتِ إِرَادَتِي، بِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ."

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أَكُونَ مِسْكِينًا فِي قَضَائِكَ وَقَدَرِكَ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ، يَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، بِحَقِّ كَأْسَاتِ الْوِصَالِ."[36]

اب ایک بار درود شریف پڑھ لیں۔

---

[36] "اے اللہ! مجھے اپنے پاکیزہ شراب (یعنی معرفت و محبتِ الٰہی کی پاک تجلیات) سے سیراب فرما، اپنی عزت و جلال کے صدقے، اے واحد! اے احد! اے اللہ! مجھے اپنے بند مہر والے شراب (یعنی خاص و خالص روحانی لذتِ قرب) سے عطا فرما، یہاں تک کہ میری اپنی ارادے کی غلبہ کو بجھا دے (یعنی میری خودی اور خواہشاتِ نفس کو فنا کر دے)، بحقِ سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ (نوری)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے قضا و قدر کے فیصلوں میں میں مسکین (یعنی عاجز و محتاج، تیری رحمت کا طالب) رہوں۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! اے سب سے زیادہ کریم! اے سب سے زیادہ حاکم! اے زندہ اور قائم رہنے والے! تیرے وصل کے جاموں کے حق کے واسطے (یعنی تیری قربت کی لذتوں کے صدقے)۔" (نوری)

**نوٹ:** پہلے شعر کو معرفتِ الٰہی کے لئے باپر ہیز ایک ہزار (۱۰۰۰) بار گیارہ دن تک پڑھیں۔ محبوب کی ملاقات یا تسخیر کے لئے ۵۰۰ بار پڑھیں، اول و آخر ۱۱ بار درودِ غوثیہ پڑھیں۔ یقین ہے تو منزل بس ہاتھ بھر کی ہے۔

پہلے شعر کو روزانہ صرف ۱۱ بار پڑھے، اللہ کریم کی محبوبی نصیب ہو گی، پھر ۱۱ بار یہ دعا بھی پڑھے:

"يَا اللهُ يَا وَهَّابُ، يَا رَبِّ هَبْ لِي مُلْكَ عِشْقِكَ، بِحَقِّ يَا بَدِيعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ، يَا بَدِيعُ."[37]

جو اللہ کا محبوب ہوا خوب ہوا۔

اگر کوئی مقروض ہو تو دوسرا شعر روزانہ ۷۵ مرتبہ پڑھے، قرض بھی دور ہو گا، کشائش بھی ہو گی۔ دوسرا شعر پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

"يَا عَلِيمُ عَالِمَ الْغَيْبِ، يَا خَبِيرُ، أَخْبِرْنِي بِخَيْرِكَ."[38]

۷۵ بار پڑھے، تاثیر بخش ہے۔

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لُمُّوا  بِحَالِي وَادْخُلُوا أَنْتُمْ رِجَالِي

## ۳۔ خواص تیسرا شعر

اس تیسرے شعر کو جمیع اَمراض میں اور اندرونی بخار کے علاوہ ہر قسم کے بخار کے یا مرض کے لئے ۴۱ مرتبہ چینی پر یا کسی میٹھی چیز پر پڑھ کر دم کرے اور مریض کو کھلائے، ان شاء اللہ شفاء پائے۔ آخر میں یہ دعا بھی پڑھے:

"اللَّهُمَّ يَا شَافِيَ الْأَمْرَاضِ، اشْفِ هَذَا الْمَرَضَ، بِحَقِّ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ،

أَجِبْ دَعْوَتِي هَذِهِ."[39]

پھر درود شریف پڑھے۔

وَهُمُّوا وَاشْرَبُوا أَنْتُمْ جُنُودِي  فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَافِي مَلَالِي

## ۴۔ خواص چوتھا شعر

دردِ سر دائمی کے لئے نایاب چیز ہے۔ اس چوتھے شعر کو ۱۱ بار پڑھ کر دم کرے، ساتھ یہ دعا بھی ملا لے:

"اللَّهُمَّ يَا ذَا الْعَطَايَا، وَيَا وَاهِبَ الْعَطَايَا، يَا غَافِرَ الْخَطَايَا، أَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ."[40]

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِي مِنْ بَعْدِ سُكْرِي  وَلَا نِلْتُمْ عُلُوّي وَاتِّصَالِي

---

37) "اے اللہ! اپنے فضل و کرم سے مجھے ایسا دل عطا فرما جو تیرے عشق کی بادشاہی میں داخل ہو جائے، کیونکہ تُو ہر عجیب و خوبصورت چیز کو خیر کے ساتھ پیدا کرنے والا ہے۔" (نوری)

38) "اے اللہ! تُو ہر ظاہر و پوشیدہ چیز کا علم رکھنے والا ہے، مجھے وہ باتیں ظاہر فرما جو میرے لیے خیر و بھلائی کا سبب ہوں، اور مجھے اپنے علم خیر سے آگاہ کر دے۔" (نوری)

39) "اے میرے اللہ! تُو ہی تمام بیماریوں کا شفا دینے والا ہے، اس بیماری کو اپنی رحمت سے دور فرما۔ اے مہربان و عطا کرنے والے رب! اے سارے جہانوں کے بادشاہ! اپنی عظمت اور کرم کے صدقے میری دعا کو قبول فرما اور مجھ پر شفاء عافیت نازل فرما۔" (نوری)

40) "اے اللہ! اے انعامات و عطاؤں کے مالک! اے بخششیں اور نوازشیں عطا کرنے والے! اے گناہوں کو معاف کرنے والے! تُو ہی ہے جو بے حد مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔" (نوری)

## ۵۔ خواص پانچواں شعر

یہ مرگی کا زبردست علاج ہے۔ یہ پانچواں شعر ۴۱ مرتبہ پڑھ کر دم کرے۔ اسی اطرح تپ لرزہ کے مریض کے لئے بھی اس طرح کرے بعد ازاں تین بار یہ دعا پڑھے: "يَا مَنَّهُ، يَا مَنَّانُ، يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ."[41]

مَقَامُكُمُ الْعُلَى جَمْعًا وَلَكِن  مَقَامِي فَوْقَكُمْ مَّازَالَ عَالِي

## ۶۔ خواص چھٹا شعر

کسی عہدے، مقام و منصب اور درجے میں ترقی اور برکت اور مزید عزت افزائی کے لئے روزانہ یہ شعر ۱۰۰ بار پڑھے، بعد میں یہ دعا ۳ بار پڑھے:

"يَا لَطِيفُ، يَا وَكِيلُ، يَا كَفِيلُ، يَا اللهُ، بَشِّرْنِي، يَا صَاحِبَ الْعِزِّ وَالْعَظَمَةِ، أَجِبْ دَعْوَتِي وَدُعَائِي."[42]

أَنَا فِي حَضْرَةِ التَّقْرِيبِ وَحْدِي  يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِ

## ۷۔ خواص ساتواں شعر

جو شخص یہ چاہے کہ میں جو دعا کروں وہ قبول ہو جایا کرے وہ روزانہ ساتواں شعر اور اس کے ساتھ یہ دعا ۱۰۰ بار پڑھ لے:

"يَا حَنَّانُ، يَا مَنَّانُ، اللهُ نِعْمَ الْوَكِيلُ .اللَّهُمَّ سُلْطْنِي وَغَلِّبْنِي وَنَصِّرْنِي عَلَى نَفْسِ الْأَمَارَةِ السُّوءِ، وَكُلِّ مَنْ عَادَانِي وَسَادَنِي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ وَبِيَاضِ النَّهَارِ، بِرَهْبُوتِكَ وَعَظَمَتِكَ وَجَبَرُوتِ جَلَالِكَ يَا عَزِيزُ الْجَبَّارُ .سُبْحَانَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ."[43]

اول و آخر ۳ بار درود شریف پڑھے۔

آنَا الْبَارِئُ أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخ  وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ أُعْطِيَ مِثَالِي

## ۸۔ خواص آٹھواں شعر

مشکلات کی آسانی اور اِکفائے مُہمّات (تمام اہم حاجات کی کفایت و کفالت) کے لئے آٹھواں شعر صرف ۱۰۰ مرتبہ ۱۱ دن تک کسی بھی وقت پڑھ لیا کرے اور آخر میں یہ دعا پڑھے:

---

41) "اے احسان کرنے والے رب! اے بے حساب عطا فرمانے والے! اے بے بس اور مصیبت زدہ کی دعا قبول کرنے والے!" (نوری)

42) "اے نہایت مہربان و لطیف رب! اے کارساز اور کفالت کرنے والے! اے میرے اللہ جو بندوں پر مہربان ہے! اے عزت اور عظمت کے مالک! میری دعا اور پکار کو قبول فرما۔" (نوری)

43) "اے مہربان اور عطا کرنے والے رب! اللہ ہی میرا بہترین کارساز ہے۔ اے اللہ! مجھے طاقت، غلبہ اور مدد عطا فرما، تاکہ میں اپنے برے نفس امارہ (جو برائی پر ابھارتا ہے) پر قابو پا سکوں، اور ہر اس شخص پر بھی غالب آؤں جو میرا دشمن ہو یا دن اور رات میں میرے خلاف سازش کرے۔ اے عزیز و جبّار! اپنی ہیبت، عظمت اور جلال کے صدقے میری مدد فرما۔ پاک ہے اللہ اُن تمام چیزوں سے جنہیں لوگ اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں، اے جلال و اکرام والے رب!" (نوری)

"اللَّهُمَّ أَنْتَ تُلَوِّجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُلَوِّجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ، وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ، وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ، بِحَقِّ أَهْيَا، أَجِبْ دَعْوَتِي هَذِهِ."[44]

كَسَانِي خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ وَتَوَّجَنِي بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

۹-خواص نواں شعر

ظالم افسر یا بے دین حاکم سے نجات کے لئے یا اس کے شر سے بچنے کے لئے، کسی ظالم کے ظلم سے محفوظ رہنے کے لئے ایک تسبیح ۱۰۰ دانوں والی پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

"اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ دُعَائِي بِحَقِّ كَهْيَعَصٍ حَمَعْسَقٍ، بِحَقِّ نُونٍ وَالْقَلَمِ، وَبِحَقِّ "وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا"، اللَّهُمَّ أَجِبْ دَعْوَتِي وَدُعَائِي."[45]

وَاطْلَعَنِي عَلَى سِرِ قَدِيمٍ وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُؤَالِي

۱۰ ۔ خواص دسواں شعر

کسی جن، دیو، پری، بھوت پریت کا سایہ ہو یا کسی ہوائی چیز کا خلل محسوس ہو، تو یہ شعر ۵۰۰ مرتبہ پڑھیں اور پھر یہ دعا پڑھیں:

"وَإِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ، وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، يَا مُجِيبُ يَا مُجِيبُ."[46]

پھر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں ان شاء اللہ تعالیٰ شفاء ہو گی۔

وَوَلَّانِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالِ

۱۱ ۔ خواص گیارہواں شعر

حاسد کے شر کو دفع کرنے کے لئے یا دشمنوں کو ذلیل کرنے کے لئے منگل کے دن زوال کے وقت اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر درج ذیل دعا سمیت ۴۱ مرتبہ پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے۔ دعا یہ ہے: "كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَأَكْفِهِ، اللَّهُمَّ أَجِبْ دَعْوَتِي وَدُعَائِي."[47]

فَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي بِحَارٍ لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي الزَّوَالِ

۱۲ ۔ خواص بارہواں شعر

---

44) "اے اللہ! تُو ہی ہے جو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ تُو ہی زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ اور تُو جسے چاہے بغیر حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ اے 'اَھیَا' (یعنی اے زندہ و قائم ربّ!)، میری اس دعا کو قبول فرما۔" (نوری)

45) "اے اللہ! میں تیرے ان خاص و مخفی رموز (قرآنی حروف) کے وسیلے سے، اور تیرے سچے کلام کے واسطے سے دعا کرتا ہوں — میری یہ دعا قبول فرما، کیونکہ تیرا وعدہ سچ ہے اور تیرا کلام برحق ہے۔" (نوری)

46) "اے میرے رب! جیسے تُو نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اقتدار، عزت، اور قبولیت عطا فرمائی، ویسے ہی میری دعا کو بھی اپنی رحمت سے قبول فرما۔ اے ہر پکارنے والے کی فریاد سننے والے رب، میری بھی سن لے!" (نوری)

47) "اے میرے اللہ! تیرا سہارا ہی میرے لیے کافی ہے، تُو ہی میرا کارساز، مددگار اور محافظ ہے۔ میں تجھ پر بھروسا کرتا ہوں، میری دعا قبول فرما اور میری حاجت پوری کر دے۔" (نوری)

یہ شعر کسی بھی دشمن کو ذلیل وخوار کرنے کے لئے ۱۱ دن تک کسی وقت صرف ۷۰ مرتبہ پڑھیں اور پڑھ کر اس کی جانب یا اس کے گھر کی جانب دم کریں لیکن اس عمل میں ایک شرط یہ ہے کہ وہ دشمن بالکل صریحاً آپ کا دشمنی یقینی ہو، ظالم ہو، محض آپ اپنا غصہ اتارنے کے لئے یہ عمل نہ کریں ورنہ آپ خود مجرم ہوں گے اور گنہگار بھی، عمل کرنے کے بعد یہ دعا بھی ۷۰ مرتبہ پڑھیں:

"فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ."[48]

وَلَوْ الْقَيْتُ سِرّی فِي جِبَالٍ  لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

## ۱۳ ۔ خواص تیرہواں شعر

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ میرا دشمن مر جائے، صفحہ ہستی سے مٹ جائے اسے یہ شعر روزانہ صرف ۴۱ مرتبہ پڑھ کر دشمن کی جانب پھونک مار دینی چاہیے۔ اس کے ساتھ ملا کر یہ دعا بھی ۴۱ مرتبہ پڑھیں: "يَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ، وَأَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهُ."[49]

اس عمل کے ساتھ بھی وہی شرط ہے جو بارہویں شعر کے عمل کے ساتھ ہے۔

وَلَوْ الْقَيْتُ سِرِّی فَوْقَ نَارٍ  لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِي

## ۱۴ - خواص چودہواں شعر

ہر قسم کے بخار، تپ کے لئے عمومی طور سے رات کے وقت بخار ہو جانے والے مریض کے لئے یہ شعر آبِ حیات ہے۔ صرف اس شعر کو ۴۱ مرتبہ لکھ کر پلائیں یا پانی پر دم کر کے پلائیں۔ بعد ازاں ایک بار یہ دعا بھی پڑھیں: "قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ."[50]

وَلَوْ الْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَيْتٍ  لقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلَى تَعَالِى

## ۱۵ - خواص پندرہواں شعر

جو مرض بھی لاعلاج ہو گیا ہو، ایسے لاعلاج بیماروں کے لئے یہ شعر شفاء ہے، سکونِ دل ہے، یقین شرط ہے۔ صرف ۱۷۱ مرتبہ دم کر کے مریض کو پانی پلائے ان شاء اللہ شفا ہو گی۔ شعر پڑھتے وقت ساتھ ساتھ یہ دعا ملالے: "يَا حَيُّ حِينَ لَا حَيَّ، فِي دَيْمُومَةِ مُلْكِهِ وَبَقَائِهِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ."[51]

اول و آخر درودِ غوثیہ کی ایک تسبیح پڑھے۔

وَمَا مِنْهَا شُهُورٌ أَوْدُهُورٌ  تَمُرُّ وَتَنْقَضِي إِلَّا أَتَالِى

## ۱۶۔ خواص سولہواں شعر

---

48) "اے اللہ! میں اپنی کوتاہی اور غلطی کو مانتا ہوں، تُو پاک اور بے عیب ہے، تیرے سوا کوئی نجات دینے والا نہیں۔ مجھے بھی اسی طرح نجات عطا فرما جیسے تُو نے اپنے نبی یونس علیہ السلام کو اندھیروں سے نجات بخشی تھی۔" (نوری)

49) "اے میرے رب! تُو ہی سب پر غالب ہے، تیرے عذاب سے کوئی بچ نہیں سکتا، میں تیرے جلال سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری رحمت کی آغوش چاہتا ہوں۔" (نوری)

50) "یعنی ہم نے فرمایا: اے آگ! تُو ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا۔" (نوری)

51) "اے میرے رب! سب فنا ہو جائیں، لیکن تُو ہمیشہ زندہ ہے، تیری بادشاہی کو نہ زوال ہے، نہ کمی، نہ انتہا۔ اے ہمیشہ رہنے والے پروردگار! مجھے بھی اپنی دائمی رحمت اور پناہ میں جگہ دے۔" (نوری)

ہر حاجت براری اور پریشانی دور کرنے کے لئے عصر کی نماز کے بعد صرف ۱۰۰ مرتبہ پڑھے اور اگر باغ وغیرہ ہو یا کھیتی ہو یا کوئی پھل پھول میں ترقی کا خواہش مند ہو، الغرض زراعت کا کوئی بھی مسئلہ ہو اس کے لئے یہ شعر اسی طرح پانی پر ۱۰۰ بار پڑھ کر دم کرے اور اپنے باغ کھیت کھلیان وغیرہ میں پانی کا چھڑکاؤ کرے ساتھ یہ دعا بھی پڑھے: "كَفَّ كَافَهَا كَمِينٌ، كَانَ مِنْ كُلِّكَ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ."

وَتُخْبِرُنِي بِمَا يَأْتِي وَيَجْرِى وَتُعْلِمُنِي فَأَقْصِرْ عَنْ جِدَالِى

۱۷۔ خواص سترہواں شعر

رزق کی برکت کے لئے اور طالبِ علموں کے ذہن کی تیزی کے لئے، اِس طرح کمپیوٹر کا کام کرنے والوں کے لئے یا سائنس کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھنے والوں کے لئے حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے اس قصیدہ مبارک کا یہ شعر تحفہ ہے بلکہ عطیۂ خداوندی ہے۔ ظہر کی نماز کے بعد صرف ایک بار یہ شعر اور ایک مرتبہ یہ دعا پڑھیں: "تَكْرُ كَرْكَرَ الْكَرِّ فِي كَبْدِي، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ."

مُرِيدِي هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّي وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْإِسْمُ عَالِ

۱۸۔ خواص اٹھارہواں شعر

کسی غائب شدہ شخص کو واپس بلانا ہو یا میاں بیوی کے درمیان تلخی کو کم کر کے محبت اور پیار میں بدلنا ہو تو یہ شعر اپنی مثال آپ ہے۔ کسی وقت بھی ۱۰۰۰ بار پڑھیں، ساتھ یہ دعا ملائیں: "يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لله"[52]

مُرِيدِي لَا تَخَفْ الله رَبِّي عطَانِي رِفْعَةً نِلْتُ الْمُنَانِي

۱۹ - خواص انیسواں شعر

اللہ تعالیٰ کی محبت، خوف و خشیتِ الٰہی اور حیائے کامل کی صفت اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے صرف ۱۰۰ مرتبہ روزانہ ورد میں رکھیں، بعد میں یہ دعا پڑھ لیا کریں: "يَا غِيَاثِي عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ، وَيَا مُعَاذِي عِنْدَ كُلِّ حَاجَةٍ، يَا حَافِظُ."[53]

طبولِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دُقَّتْ وَ شَاعُوسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالى

۲۰ - خواص بیسواں شعر

اِس شعر کو ہر حاجت کے لئے رات کو تہجد کے وقت اُٹھے اور ۱۷۰ بار پڑھے، بعد میں یہ دعا بھی کثرت کے ساتھ پڑھے:

"تُحْكَى مُشْكِشَكَةٌ كُلْكُلِكْ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ."

بلادُ اللهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي وَ وَقْتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَالِي

۲۱ - خواص اکیسواں شعر

---

52) "لوگ اپنے بنائے ہوئے معبودوں سے ویسی محبت کرتے ہیں جیسے اللہ سے محبت کرنی چاہیے، لیکن ایمان والے اللہ سے سب سے زیادہ گہری محبت رکھتے ہیں۔" (نوری)

53) "اے میرے مددگار ہر مصیبت میں، اے میرے پناہ دینے والے ہر ضرورت کے وقت، اے میرے محافظ! مجھے اپنی امان میں رکھ۔" (نوری)

جانِ دوعالم ﷺ کی زیارت شریف کے لئے بدھ، جمعرات اور جمعہ تینوں رات تہجد کے وقت اُٹھ کر پہلے درودِ مُستغاث ۳بار پھر یہ شعر ۱۰۰۰بار پڑھے۔

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللهِ جَمْعًا كَخَرْ دَلَةٍ عَلَى حُكْمِ اتِّصَالِ

۲۲ خواص بائیسواں شعر

حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے یہ شعر صرف ۱۱۱مرتبہ مرتبہ پڑھ کر ۱۱۱مرتبہ "يَا شَيْخَ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِي، شَيْئًا لِلّٰهِ." پڑھے۔

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قُطْبًا وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَى الْمَوَالِي

۲۳ - خواص تیسواں شعر

مال چوری ہو جائے یا گم ہو جائے تو گیارہ کنکریوں پر ۷۰ مرتبہ یہ شعر پڑھ کر پھونک مارے اور جس جگہ سے مال گم ہوا ہے وہاں ایک ایک کنکری پھینکتا جائے اور ساتھ ساتھ سورۃ والنازعات پڑھتا جائے، مولا کریم نے چاہا تو باریابی ہو گی۔

فَمِنْ فِي أَوْلِيَاءِ اللهِ مِثْلِي وَمَنْ فِي الْعِلْمِ وَالتَّصْرِيفِ حَالِي

۲۴ - خواص چوبیسواں شعر

شریعت کے مشکل مسائل کو اَزبر (یاد) کرنے کے لئے عِلمِ لَدُنّی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاواسطہ عطا ہونے والا خاص علم) کو حاصل کرنے کے لئے یہ شعر ایک بہترین وسیلہ ہے۔ روزانہ فجر کی نماز کے بعد صرف ۱۱مرتبہ اس شعر کو ۱۱بار درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ بعد ازاں اشراق کے نفل پڑھ کر اپنی جگہ سے اُٹھیں۔

رِجَالِي فِي هَوَاجِرِهِمْ صِيَامُ وَفِي ظُلَمِ اللَّيَالِي كَاللَّآلِي

۲۵ - خواص پچیسواں شعر

زندگی کا نیک انجام اور عافیت بخیر ہونے کے لئے روزانہ صرف ۷۰بار یہ شعر پڑھ لیا کریں اور بعد میں ۷۰مرتبہ "يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ."۔

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَّهُ قَدَمٌ وَإِنِّي عَلَى قَدَمِ النَّبِي بَدْرِ الْكَمَالِ

۲۶ - خواص چھبیسواں شعر

نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لئے یہ شعر وسیلہ ہے اور ایک بہترسے برتر وسیلہ ہے۔ آدھی رات کو اُٹھ کر شب یکشنبہ (اتوار) ہو غسل کر کے صرف چادر باندھ لیں، قمیص بھی نہ ہو، سر بھی ننگا ہو۔ درودِ غوثیہ شریف ۱۰۱بار پڑھ کر ۱۰۰۰مرتبہ یہ شعر پڑھیں، پھر درودِ غوثیہ ۱۰۱مرتبہ پڑھیں اور زیارت کی دعا کیجئے۔ کیا کمی ہے آقا ﷺ کے کرم کرنے میں، سبحان اللہ مقدر بننے میں دیر نہیں اگر وہ نظر کرم فرمادیں۔

مُرِيدِي لَا تَخَفْ وَاشٍ فَإِنِّي عَزُومٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

۲۷ - خواص ستائیسواں شعر

دشمنوں کے شر کو زائل کرنے کے لئے اس شعر کو زوال کے وقت پڑھنا چاہیے، اتوار کا دن ہو۔ ۳۱۳ مرتبہ شعر پڑھنے کے بعد صرف ۱۳ مرتبہ یہ دعا پڑھئے: "كَفَاكَ مَا بِي، كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهُ، يَا كَوْكَبَا الْفُكَ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ."

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخْدَعْ مَقَامِي وَأَقْدَامِي عَلَى عُنُقِ الرِّجَالِ

۲۸ - خواص اٹھائیسواں شعر

سرکارِ غوثِ اعظم کی زیارت کے لئے یہ شعر بھی ایک کامل وسیلہ ہے۔ تہجد کی نماز کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھئے۔ اس کے بعد یہ دعا ۳۰ بار پڑھیں:

"اللَّهُمَّ مَنْ بِيَدِهِ الْأَرْضُ، وَيَا مَنْ بِيَدِهِ مَفَاتِيحُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، أَجِبْ دَعْوَتِي وَدُعَائِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَتْبَاعِهِ."[54]

أَنَا الْجِيْلِيُّ مُحی الدِّينِ لَقَبِي وَأَعْلَامِي عَلَى رَأْسِ الْجِبَالِ

۲۹ - خواص انتیسواں شعر

یہ زیارتِ غوث پاک کے لئے مجرب العمل ہے۔ درج بالا طریقے کے مطابق ہی پڑھیں۔

"شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را" **ترجمہ**: تعجب کی کیا بات ہے اگر بادشاہ فقیروں کو نواز دیں۔

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورُ اسْمِي وَجَدِّي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

۳۰۔ خواص تیسواں اور آخری شعر

شاہِ جیلاں، میر میراں حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے یہ شعر بھی درج بالا طریقے کے مطابق ورد کیا جائے کامل الاثر ہے۔

**ضروری نوٹ**: قصیدہ غوثیہ شریف کے اکثر نسخوں میں کل ۳۰ اشعار ہیں البتہ بعض نسخوں میں کچھ کم بھی ہیں اور بعض نسخوں میں کچھ زیادہ بھی ہیں۔ فقیر نے قصیدہ غوثیہ کے مجرب الاعمال اور کثیر الاستعمال اور کثیر الروایت اشعار کو ترتیب دے کر اعراب و طریقے سے بیان کر دیا ہے، بہر حال پھر بھی تعداد کی اس کمی بیشی سے کوئی حرج نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے کہ سلطانُ العین حق باہو رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان یہ ہے کہ "غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا صرف نام نامی ہی کافی ہے۔"

**غوثِ اعظم کا مرید اور اس کا مرتبہ**: چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اعتقاد اور اخلاص سے یہ کہے: "يَا شَيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ شَيْئًا لِلّٰهِ حَاضِرْ شُو" (اے شیخ عبد القادر اللہ کے واسطے مدد کیجیے، حاضر ہو جائے۔) اور تین مرتبہ پہلے کلمہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ." کی ضرب دل پر لگائے اور دل میں کہے تو آپ رضی اللہ عنہ فوراً موجود ہوں گے اور اس کا کام سرانجام دیں گے۔ اس لئے قصیدہ غوثیہ کے جو اشعار بھی ہیں سب کے سب بابرکت ہیں، کرم ہی کرم ہیں۔

لیجئے اب درودِ غوثیہ شریف باترجمہ درج کیا جاتا ہے، یاد کر کے دل کی روشنی میں اضافہ کیجئے۔

---

[54] "اے اللہ! اے وہ ذات جس کے قبضے میں زمین ہے، اور جس کے ہاتھ میں آسمانوں اور زمین کی تمام کنجیاں ہیں، میری دعا اور فریاد کو قبول فرما، محمد مصطفی ﷺ، اُن کے اہلِ بیت اور اُن کے سچے پیروکاروں کے وسیلے سے!" (نوری)

# درودِ غوثیہ شریف

"اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَالْعِلْمِ وَالْحِلْمِ، وَبَارِكْ وَسَلِّمْ."

**تفصیلی ترجمہ:** اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل پر وہ محمد (ﷺ) جو کہ سردار ہیں، سخاوت کے خزانہ ہیں، کرم کا معدن ہیں، علم کی کان ہیں، حلم اور بُردباری کے مَخزن ہیں، حکمتوں کی جنت ہیں اور برکت بھیج اور ان پر سلام پیش فرما۔

**نوٹ:** درودِ غوثیہ کے الفاظ بھی مختلف طریقے سے منقول ہیں، آپ اس میں نہ گھبرائیں جو بھی پڑھیں گے وہی حق ہے البتہ زیادہ صحیح اور درست وہی ہے جو اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ نے "الوظیفة الکریمه" میں درج فرمایا ہے۔ وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ. (اویسی غفرلہ)

**ہر مشکل حل:** حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے قصیدہ غوثیہ کی طرح صلوۃ الاسرار اور آپ کی ہر ماہ گیارہویں شریف کی نیاز ہر مشکل حل کا بہترین وظیفہ عمل ہے۔ یہاں تک کہ فقیر نے پھانسی پر لٹکائے جانے والے مجرموں کو اس کے ورد سے نجات پاتے دیکھا اور گیارہویں کرنے والے تنگدستوں کو فراخ دست پایا ہے۔

**صلوۃِ غوثیہ:** حاجت بَرآری (ضرورت پوری ہونے) کے لئے ایک مُجرَّب (آزمودہ، مؤثر) نماز صلوۃ الاسرار یعنی نمازِ غوثیہ ہے جو امام ابو الحسن نور الدین اور ملا علی قاری و شیخ عبد الحق محدث دہلوی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نمازِ مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد شریف کے بعد ہر رکعت میں قل ھو اللہ شریف (1 بار) پڑھے اور سلام کے بعد اللہ کی ثناء کرے پھر ۱۱ بار درود شریف پڑھے اس کے بعد ۱۱ بار یہ کہے: "يَا رَسُولَ اللهِ يَا نَبِيَّ اللهِ اَغِثْنِي وَامْدُدْنِي فِي قَضَاءِ حَاجَتِي يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ"[55]

پھر عراق کی جانب گیارہ (۱۱) قدم چلے اور ہر قدم پر یہ کہے:

"يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ وَيَا كَرِيمَ الطَّرَفَيْنِ اَغِثْنِي وَامْدُدْنِي فِي قَضَاءِ حَاجَتِي يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ"

پھر حضور کے توسّل سے اللہ عزوجل سے دعا کرے۔[56] ان شاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی۔ یہ کامل ہے، مجرّب ہے، نافع ہے، رافع ہے، شافع ہے۔ سبحان اللہ

# گیارھویں شریف

حضرتِ علامہ مُحقِّق عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ (وفات: ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں: ہم نے اپنے سردار، امام و عارفِ کامل، شیخ عبدُالوہّاب قادِری مُتّقی قدّسَ سرّہٗ کو حضرتِ غوثِ اعظم کے یومِ عُرس (گیارہویں شریف) کی محافظت اور پابندی فرماتے ہوئے دیکھا۔ علاوہ ازیں، ہمارے شہروں میں ہمارے دیگر مشائخ کے نزدیک بھی گیارہویں مشہور و متعارف (عام طور پر معروف و رائج) ہے۔ (ماثبت بالسنۃ، صفحہ ۲۴۲)[57]

---

55) یعنی اے اللہ کے رسول! اے نبیِ خدا! میری مدد فرمائیے اور میری حاجت پوری کرنے میں میری دستگیری کیجیے، اے حاجتوں کو پورا کرنے والے!۔ (نوری)

56) ترجمہ: اے جن وانس کے فریادرس! اور اے دونوں طرف (ماں باپ) سے بزرگ! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجئے میری حاجت پوری ہونے میں اے حاجتوں کو پورا کرنے والے۔ (بحوالہ بہارِ شریعت، حصہ چہارم، صلوۃ الاسرار)

57) ماثبت بالسنة (عربی مع ترجمہ) ذکر شهر ربیع الآخر ص 167، مطبوعہ مجتبائی دهلی

یہی شیخِ محقق فرماتے ہیں کہ شیخ امان پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ گروہِ اولیاء میں مرتبہ بلند و پایۂ ارجمند رکھتے تھے۔ ربیع الآخر کی دس تاریخ (گیارہویں شب) کو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس کرتے تھے۔(اخبار الاخیار) [58]

سلطان اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے استاد اور "نور الانوار" کے مصنّف حضرت ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ملا محمد اپنی کتاب "وجیز الصراط" کے صفحہ ۸۲ پر فرماتے ہیں کہ دیگر مشائخ کا عرس شریف تو سال کے بعد ہوتا ہے لیکن حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ امتیازی شان ہے کہ بزرگانِ دین نے آپ کا عرس مبارک (گیارہویں شریف) ہر مہینہ مقرر فرمادیا ہے۔ [59]

**ازالہ وھم**: (صلوۃ غوثیہ اور گیارہویں شریف) اس کے منکرین کی باتوں کی طرف دھیان نہ دیں، ہاں ان کے انکار کے علمی جوابات کے لئے فقیر کی دو تصانیف پڑھیں: (۱) گیارہویں شریف کا ثبوت (۲) صلوۃِ غوثیہ کا ثبوت

**فائدہ**: قصیدہ غوثیہ کی عربی عبارات کے جوابات کے لئے امام احمد رضا محدث بریلوی کا رسالہ "الزمة القمرية فی الذب عن الخمري" (قصیدہ خمریہ کی دفاع کے سلسلے میں چمکتی چاندنی) پڑھئے۔

نیز مخالفین یہ بھی کہتے ہیں کہ حضور غوثِ اعظم کی یہ دعا دعوے ہی ہیں کیونکہ یہ تمام دعوے خدائی صفات پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ مخالفین کی اولیاء دشمنی کا ثبوت ہے۔ اس لئے کہ جب انہیں یہ تسلیم ہے کہ کراماتِ اولیاء حق تو پھر انکار کیوں؟ ان کے ان اعتراضات کو فقیر نے اپنی کتاب "شرح قصیدہ غوثیہ" میں لکھ کر مفصّل جوابات دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی بندۂ خدا کو اس کی اِشاعت کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ آمین

فقط

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

۲۶ جمادی الاول، ۱۴۱۸ھ - ۲۹ ستمبر ۱۹۹۷ء

بروز سوموار (پیر شریف) قبل از نمازِ عصر

**سہانی گھڑی**: لیجئے اب آپ عربی قصیدہ غوثیہ کامل کا مطالعہ فرمایئے۔ آپ کی روح مسرور ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## قصیدہ غوثیہ مع منظوم ترجمہ

سَقَانِي الْحُبُّ كَأْسَاتِ الْوِصَالِ — عشق نے مجھ کو پلائی وصل دلبر کی شراب

فَقُلْتُ لِخَمْرَتِي نَحْوِي تَعَالِي — تب کہا میں نے یہ مئے سے آمری جانب شتاب

---

[58] اخبار الاخیار فارسی، ذکر شیخ امان پانی پتی، ص 231، مطبع ہاشمی و مجتبائی دھلی

[59] وجیز الصراط في مسائل الصدقات والاسقاط، مسئلہ9، در بیان عرس حضرت غوث الثقلین، ص 82، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ، لوھار منڈی لاھور

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِي فِي كُؤسٍ
دوڑ کر آئی میری جانب پیالوں میں بھری

فَهِمْتُ بِسُكْرَتِي بَيْنَ الْمُوَالِي
کر گئی سب دوستوں میں اثر مستی میری

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لُمُّوا
پس کہا میں نے یہ سب قطبوں سے آؤ سب کے سب

بحالي وَادْخُلُوا أَنْتُمْ رِجَالِي
اور مریدوں میں مرے ہو جاؤ داخل جلد اب

وَهُمّوا وَاشْرَبُوا أَنْتُمْ جُنُودِي
کرکے ہمت سب پیو لشکر ہو میرا تم تمام

فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَافِي مَلَالِي
دے رہا ہے قوم کا ساقی مجھے بھر بھر کے جام

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِي مِنْ بَعْدِ سُكْرِي
مست جب میں ہولیا تم نے میرا جھوٹا پیا

وَلَا نِلْتُمْ عُلُوّي وَاتِّصَالِي
میرے قرب و شان کو ہو کب پہنچ سکتے بھلا

مَقَامُكُمُ الْعُلَى جَمْعًا ولكن
شک نہیں اس میں ہے عالی تمہارا مرتبہ

مَقَامِي فَوْقَكُمْ مَّازَالَ عَالِي
پر میرا تم سب سے بڑھ کر ہے ہمیشہ مرتبہ

انا في حَضْرَةِ التَّقْرِيبِ وَحْدِي
منزلِ قُربِ الٰہی میں ہوں میں یکتا کمال

يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِ
ہوں ترقی پر سدا کافی ہے مجھ کو ذو الجلال

أَنَا الْبَازِئُ أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ
باز سب شیخوں پر ہوں اونچی میری پرواز ہے

وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ أُعْطِيَ مِثَالِي
مجھ سی بے کس پر عطا مجھ کو خدا پر ناز ہے

كَسَانِي خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
جس پر گلکاری اولوالعزمی وہ خلعت دے

وَتَوَّجَنِي بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ
اور کمالیت کا اس نے تاج سر پر رکھ دیا

وَأَطْلَعَنِي عَلَى سِرٍ قَدِيمٍ
اور قدیمی راز پر اپنے مجھے محرم کیا

وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُوَالِي
ہار پہنایا مجھے عزت کا اور سب کچھ دیا

وَوَلَّانِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا
مجھ کو سب قطبوں پر اس نے کر دیا ہے حکمراں

فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالِ
ساری خلقت پر ہے ہر دم حکم اب میرا رَواں

فَلَوْ الْقَيْتُ سِرِّي فِي بِحَارٍ
پھینک دوں دریا کے اندر بھید کو اپنے اگر

لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي الزَّوَالِ
خشک ہو دم میں رہے پانی نہ اس میں بوند بھر

وَلَوْ الْقَيْتُ سِرّي فِي جِبَالٍ
بھید کو اپنے پہاڑوں پر اگر ڈالوں کہیں

لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ
ریزہ ریزہ ہو کے جائیں چھپ وہ ریتے میں کہیں

وَلَوْ الْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَارٍ
پھینک دوں اگر راز کو اپنے کبھی آگ میں

لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِي

وَلَوْ الْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَيْتٍ
سِرّ کی تاثیر سے ٹھنڈی وہیں ہو سَر بَسر

لقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلَى تَعَالِى
پھینک دوں مردوں کے اوپر بھید کو اپنے اگر

وَمَا مِنْهَا شُهُورٌ أَوْدُهُورٌ
اُٹھ کھڑا ہو قدرت خلّاق سے وہ جلد تر

تَمُرُّ وَتَنْقَضِي إِلَّا أَتَالِى
نہیں ہوتا بسر کوئی مہینہ یا زماں

وَتُخْبِرُنِي بِمَا يَأْتِي وَيَجْرِى
جب تلک مجھ سے اجازت نہ لے وہ آکر یہاں

وَتُعْلِمُنِي فَأَقْصِرْ عَنْ جِدَالِى
جو گزرتا ہے جہاں میں اس پہ دیویں اطلاع

مُرِيدِي هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّي
سب خبر ہوتی ہے مجھ کو چھوڑ دے یکسر نزاع

وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْإِسْمُ عَالِ
چین کر خوش رہ میرے طالب تجھے پرواہ ہے کیا

مُرِيدِي لَا تَخَفْ اللهَ رَبِّي
کر جو تیرے جی میں آئے اسم ہے عالی میرا

عطَانِي رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَانِي
طالب مت ڈر کہ اللہ ہے میرا پروردگار

طبولِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دُقَّتْ
جس نے مجھ کو دی ہے رفعت اور کیا عالی وقار

وَ شَاعُوسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالى
آسمانوں اور زمین پر میرے نقارے بجے

بِلادُ اللهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي
اور نقیبانِ سعادت چلتے ہیں آگے میرے

وَ وَقْتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَالِي
ملکِ حق ہے ملک میرا اس پہ سب قبضہ میرا

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللهِ جَمْعًا
دل سے پہلے وقت میرا صاف حق نے کر دیا

كَخَرْ دَلَةٍ عَلَى حُكْمِ اتِّصَالِ
شرق سے لے کر غرب تک دیکھا سبھی ملکِ خدا

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قَطبًا
مجھ کو سب معلوم مثل دانۂ خرد ل ہوا

وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَى الْمَوَالِي
پڑھ کے میں علم طریقت ہو گیا قطب زماں

فَمِنْ فِي أَوْلِيَاءِ اللهِ مِثْلِي
ہے سعادت پر مجھے پہنچایا حق نے بے گماں

وَمَنْ فِي الْعِلْمِ وَالتَّصْرِيفِ حَالِي
اولیاء اللہ میں رتبہ مجھ سا ہے کس کو ملا

رِجَالِي فِي هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ
کون ہے پہنچا میرے علم اور رتبہ کو بھلا

وَفِي ظُلَمِ اللَّيَالِي كَاللَّالى
گرمیوں میں رکھتے ہیں روزے میرے طالب مدام

وَكُلُّ وَلِّي لَّهُ قَدَمٌ وَإِنِّي
ہیں اندھیری رات میں تاباں وہ چوں ماہِ تمام

عَلَى قَدَمِ النَّبِي بَدْرِ الْكَمَالِ
چلتے ہیں سارے ولی اپنی اپنی چال ہر

مُرِيدِي لَا تَخَفْ وَاشٍ فَإِنِّي
ہے قدم میرا فقط برسنتِ خیر البشر

| | |
|---|---|
| عَزُومٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ | ڈر مخالف شے ہر گز میرے طالب ذی نہار |
| أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخْدَعْ مَقَامِي | ہوں دلاور اور قوی بیشک بوقتِ کارزار |
| وَأَقْدَامِي عَلَى عُنُقِ الرِّجَالِ | ہوں میں اولادِ حسن سے اور میرا مخدرع ہے جا |
| أَنَا الْجِيْلِيُّ مُحی الدِّينِ لَقَبِي | سارے ولیوں کی ہے گردن پر قدم بیشک میرا |
| وَأَعْلَامِي عَلَى رَأْسِ الْجِبَالِ | ہے وطن گیلاں سب کہتے ہیں محی الدین مجھے |
| وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورُ اسْمِي | ہیں پہاڑوں پر میرے اقبال کے جھنڈے گڑے |
| وَجَدِّي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ | نام ہے مشہور عبد القادر عالم میں میرا |
| | صاحب عین الکمالی ہے میرانانا ہوا |

## حرف عقیدت

اپنے ربط(تعلق ونسبت) سے فقروں کے ساتھ فقیر گدائے اویسی پیر سید عارف شاہ عرض کرتا ہے کہ ہمارے آستانہ شریف کے ایک مخلص مرید جناب محمد دلپذیر نعیم صاحب ایک شاعر بھی ہیں اور عاشقِ رسول ﷺ بھی ہیں۔ میں جب ان کا کلام پڑھتا ہوں تو مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میں علامہ اقبال کے کسی فیض یافتہ کے پاس بیٹھا ہوا ہوں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے ہیں ؎

بے بصر کو شعور دیتا ہے گھپ اندھیروں کو نور دیتا ہے
شام ڈھلتی ہے حکم سے اس کے صبح نور کو ظہور دیتا ہے
ھسن دیتا ہے فکر انسان کو ذکر اس کا سرور دیتا ہے
اس کے در سے نعیم جو مانگو وہ خدا ہے ضرور دیتا ہے

بلاشبہ اور مکمل یقین کے ساتھ میں یہ حرفِ عقیدت تحریر کر رہا ہوں کہ "وہ خدا ہے ضرور دیتا ہے" دلپذیر نعیم صاحب کے ہم آواز ہو کر مجھے کہنے دیجئے کہ حضرت قبلہ محمد رضا فریدی صاحب نے اپنے مولا سے جو مانگا اُن کو ضرور ملا اور اسی طرح فیض الملّت والدین علامہ قبلہ اویسی زید مجدہُم نے بھی اپنے مولا سے جو مانگا انہیں ضرور ملا۔

قبلہ اویسی صاحب نے دعا فرمائی ہو گی کہ اے مولا میرے قلم کو ذکرِ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے لئے وقف کر دے، دعا پوری ہو کر رہی اور قبلہ اویسی صاحب نے التجا کی ہو گی کہ اے مولائے قدّوس میری رقم کو ذکرِ انبیاء علیہم السلام و اولیاءِ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے لئے وقف کر دے، یہ دعا بھی پوری ہو کر رہی ۔

**ہمارا فرض:** اب یہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم قلم و رقم کی اِس پُر خلوص تمنّا کی لاج نبھاتے ہوئے اپنے علم و فہم کی جھولی میں یہ موتی ڈالتے جائیں، سنبھالتے جائیں۔

دعا اس کو ملتی ہے خلوصِ قلب کی عارف جلا کے رکھ دے چراغ جو کارواں کے لئے

قبلہ اویسی صاحب کی سینکڑوں تصانیف ایسی ہیں جو کسی صاحبِ دل، صاحبِ رقم کا انتظار کر رہی ہیں۔ اس دور میں اعلیٰ حضرت کی یاد تازہ ہو گی کہ ہزاروں تصانیف کا مصنّف اہلسنت کو پھر کم و بیش ایک صدی کے بعد ملا ہے۔

**جاگو جاگو:** غیر لوگوں کے متعلق یہ مصدّقہ (تصدیق شدہ) خبر ہے کہ فقط کویت کے ملک سے پاکستانی ڈیڑھ ارب روپے کے قریب خطیر رقم گستاخانِ رسول کو دی جاتی ہے۔ سعودیہ اور دیگر امداد اس کے علاوہ ہے۔

خدا کے لئے اے مالدار عاشقانِ مصطفی ﷺ میری دردمندانہ التجا ہے کہ اپنا مال و دولت تعمیری کاموں میں صرف کرو، مدرسے بناؤ، درسگاہیں تعمیر کرو، اہلِ قلم و اہلِ علم کی خوب ہمت افزائی کرو، علمائے کرام کی خدمت میں پیش کرو۔ آپ کا ایک روپیہ تعمیری کام میں اگر لگ جائے گا تو وہ غیروں کے سو روپے سے بڑھ کر ہو گا۔ اعلیٰ حضرت سرکار مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا پتے کی بات کہی:

## وَاحسرتا

اہل سنت بہر قوالی و عرس دیوبندی بہر تصنیفات و درس
خرچ سنی بر قبور و خانقاہ خرچ نجدی بر علوم و درسگاہ

(دیوانِ سالک، صفحہ ۴۵، ناشر نعیمی کتب خانہ)

**امدادِ غیبی:** مصنّفِ اعظم اہلسنت و جماعت حضرت قبلہ علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب زِید مجدہُم کے اوپر سرکار ﷺ کی خصوصی عنایت ہے اور یہ خاص امدادِ غیبی ہے کہ بغیر کسی شُہرت کے بغیر کسی فوٹو بازی یا اخباری اشتہاری پبلسٹی کے سینکڑوں کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور وہ عقیدہ اور ایمان کی دنیا میں خوشبو پھیلا چکی ہیں۔ چونکہ ہزاروں کی تعداد میں کتابیں لکھی ہیں لہٰذا ابھی سینکڑوں کی تعداد میں کتابیں طبع ہونے کے لئے منتظر ہیں۔

اہلسنت کے اُمراء اور غافل لوگوں کو جاگ جانا چاہیے، دن رات ایک کر کے اس مہم میں شریک ہو جانا چاہیے، جس میں قبلہ فریدی صاحب مصروف ہیں۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے دہر میں اسم محمد سے اجالا کردے

والسلام

مسکین پیر سید محمد عارف شاہ اویسی جامع مسجد اقصیٰ، سیکٹر ۵۔ سی ۔ ۲
بلال ٹاؤن، نارتھ کراچی
۱۸-۱۰-۱۹۹۸ء